

Vol II
No 23



Wednesday
9th July, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGES
Starred Questions and Answers	1445 1459
Business of the House	1459 1460
Discussion on Non Official Resolution No 2, 6, 16 and 24 (Incomplete)	1460 1506

Price: Eight Annas

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday the 9th July 1952

(TWENTY THIRD DAY OF THE SECOND SESSION)

The House Met at Two of the Clock

[Mr Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker We shall take up questions

Babulphali Auction

*288 Shri Ankush Rao Venkat Rao (Partur) Will the hon Minister for Excise Forests and Customs be pleased to state —

(1) What is the annual collection of Babulphali auction in Partur Taluq?

(2) Whether there are any arrears of tax payable to Government in this connection?

(3) If so what is the amount?

مسٹر * راگنا ر کسٹنس اینڈ فارمس (سری وینکٹ رنگا رندی) کے
حوالہ کا جواب ہے کہ صد ۳۰۹ ف کے ۱۰ ل پر پورہ گیری علاقہ کے اسکے بعد
دونوں میں ضم ہوا پورہ علاقہ میں ۲۰۰۰ گلاب کے بھ کو بول ۱۰ ہیں
ہوال کے ۲ کرو کے حوالہ کی ضرورت ہر اول کے حوالہ کی ۱۰ سے ای ہیں

اسی طرح سوال کے تیسرے حوالہ کی بھی ضرورت نای ہیں

سری انکش راؤ کا اس سال جس وصول ہیں ہوا ؟

سری وینکٹ رنگا رندی کسری وصولی کا والہ ہیں ۱۰ ہیں ہوا کیونکہ وہاں
جنگل ہی ہیں

سری انکش راؤ بول کی پہلی نکرناں کھای ہیں کیا اسکے جنگل کا مراح ۱۵
ہوتا ہے ؟

سری ونکٹ رنگا رڈی سوال رو سے حلقہ میں وہاں بول رہے ہیں و
 حراج کا دا والہ ہے ہار حراج میں بول رہے ہیں حراج کا حلقہ حراج سے ہوا ہے
 اور حراج میں وہاں کے بول رہے ہیں حراج سے ہوا ہے

سری ایکش رائونکٹ رائی مار ل میں بول رہے ہیں کہ اس بارے میں
 جو کہیں وصول کیا ہے اس کا تعلق کس سے ہے

سری ونکٹ رنگا رڈی اس کا تعلق حراج سے ہے

سری کس رائی واکھارے (و و و و و و) حکمہ حراج کی اس سے بول
 رہے ہیں حراج میں وہ کس سے تعلق رکھتا ہے ؟

سری ونکٹ رنگا رڈی اس طور پر بول رہے ہیں کہ حراج میں کس کا تعلق اس
 قدر ہے کہ حراج میں وہاں بول رہے ہیں انکو حراج کا تعلق ہے

سری ایکش رائونکٹ رائی کا تعلق اس سے ہے حراج میں بول رہے ہیں ؟

سری ونکٹ رنگا رڈی میں سمجھا ہوں کہ اس بارے میں حراج میں بول رہے ہیں
 یعنی اس بارے میں حراج میں بول رہے ہیں حراج میں بول رہے ہیں

سری ایکش رائونکٹ رائی میں بول رہے ہیں حراج میں بول رہا ہے ۔

سری ونکٹ رنگا رڈی اس کے لیے میں حراج میں بول رہا ہے

Mr. Speaker Let us proceed to the next question
Shri Syed Hasan

Deputy Commissioner, Customs, Gulbarga

*344 *Shri Syed Hasan (Hyderabad City)* Will the hon
 Minister for Excise, Forests and Customs be pleased to
 State —

(1) Whether the present Deputy Commissioner of
 Customs at Gulbarga is senior to the officer who held the
 post immediately prior to his taking charge?

(2) What are the respective academic qualifications of
 the said two Officers?

سری ونکٹ رنگا رڈی اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت حراج میں بول رہے ہیں
 اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں حراج میں بول رہے ہیں حراج میں بول رہے ہیں
 میں رکھے اور حراج میں بول رہے ہیں حراج میں بول رہے ہیں

سری سید حسن اس کا جواب یہ ہے کہ حراج میں بول رہے ہیں ؟

شری وینکٹ رنگا رٹلی - اس کے لئے دس ماہ

شری وی ڈی دیشپانڈے (ایک گڑھ) اس کے لئے دس ماہ (Cinculate) لکھی اس میں سر کون ہے ؟

شری وینکٹ رنگا رٹلی اس وقت ملازمت کے لئے ہے تاہم ایک - ہے لکھی جاتا ہے اور اس کے لئے سام کرنا ہے اس پر اسے

شری وی ڈی دیشپانڈے - ان کو طرح سے - پروردہ آگے - کہہ رہے ہیں کہ یہ کہ سام کرنا کوئی ڈگری نہیں رکھتے اور فادر - گ - دے کی کام میں

Dr Chenna Reddy May I know, Sir if individual cases of seniority which are probably mainly on the administrative side can be discussed in the Assembly?

Shri V D Deshpande I think it can be discussed

Mr Speaker This is not a point of information. The question can be put for eliciting information

Shri V D Deshpande And also about the working of a Department. If there is some irregularity in the Department, I think the Members are entitled to ask regarding it

Mr Speaker I think the hon Members can ask questions only for information

Shri V D Deshpande I want to have the information as to what was the basis on which the seniority of a particular person was over-looked and another person was promoted

شری وینکٹ رنگا رٹلی جانا ہے۔ وہ ڈگری میں رکھا ہے لکھ کر کردگی اور دنا - اری برادہ - اس تمام - روں کے لئے ہے وہ دہائی ہے

شری سید حسن - آرمی میں اس کی کارکردگی سے مطمئن نہیں تھے تو پھر آرمی میں اسے اس مقام پر رکھ دیا؟

شری وینکٹ رنگا رٹلی - اس وقت سام کرنا کے معاملہ میں کارکردگی دیکھی گئی تھی اور اس مقام پر اس کے موقع پر جو لوگ آگے معاملہ میں تھے ان کے معاملہ میں اس کی کارکردگی پر ہوئی تھی وہ ہے وہ دیکھی

Mr Speaker Let us proceed to the next question, *Shri Udhava Rao Patil*

Afforestation Scheme

*848 *Shri Udhava Rao Patil (Osmanabad—General)*
Will the hon Minister for Excise, Forests and Customs be
pleased to state —

(1) Whether there is an afforestation scheme for
Osmanabad Taluq?

(2) If so, how many acres of land are proposed to be
acquired for it?

(3) Whether any compensation has been paid for
the purposes?

(4) If so what is the amount of compensation paid?
and

(5) The names of persons to whom the same has been
paid?

श्री वनकट रिंगारुई हरोमरानक का हवा ५ है کہ اسکم کامل صلح عیان ناد
کلیے ہے ۸ میں عیان ااد ہی شامل ہے ۸ رو ممر ۲ کا ہوا ۵ ہے کہ نورے صلح
عیان ااد کلیے سالانہ اجسوا کٹر کی حد تک جس میں سرکاری اراضی کے سوا خانگی
ارضی ہی ہے لمعاط گھانسی روم حاصل کرنے کا مسا ہے ۸ رو ممر ۲ کا ہوا ۵
ہے کہ مالکان اراضی کو معاوضہ ادا کرنے کی خاطر عیان ااد صلح کے کدھر کو روم دہی
ہے ۸ رو ممر ۳ کا ہوا ۵ ہے کہ ۵ روم (۲ ۶۸۵) روپے ہے ۸ رو ممر ۵ کا ہوا
۵ ہے کہ ۵ روم ۵ پاں آاد کے کلکٹر کے درمہ سری ورمل حد گا دہی اور راندھان راو
کے واسطے مالکان اراضی میں رسم کھا گئی ۔

ش्री اودھوراڈ پٹل برے سوال کے ۸ رو ممر ۲ کا ہوا ۵ میں داکا کہ کسی
انکڑ اراضی دہی ہے

ش्री وینکٹ رینگاروڈی اس تک حملہ (۸ ۱) انکڑ (۸) گشتہ اراضی دہی ہے ۔

ش्री اودھوراڈ پٹل سری ورمل حد گاندھی کو کا معاوضہ ملا ؟

ش्री وینکٹ رینگاروڈی انکو (۸,۶۵۵) روپے (۶) آے (۶) ہاں معاوضہ ملا ۔

ش्री اودھوراڈ پٹل اکی رس کسی کڑ ہی ؟

ش्री وینکٹ رینگاروڈی اب سو حھاں انکڑ دو گشتہ ہی

ش्री اودھوراڈ پٹل - معاوضہ دے کا معارکا تھا ؟

(8) What is the acreage ploughed by them in each District?

(4) What are the rates charged by the Government for the tractor ploughing?

ڈاکٹر حارثی سہ ۵۲ ۵۲ ع میں (۸) ریکرس خریدنے کے لیے ع
کی حور لنگی رومبر ۲ کا ۷ اب ۷ ہے نہ ماوی بر ریکرس خریدنے کے لیے
ملع واری الا ۷ (Allotment) میں ۱۵ ۱۵ بلکہ ہر درخواست
میں ۷ کے ۷ ہے نہ کیا جا ۷ ہے عریہ حرو کا جواب ۷ ہے کہ ایلے مسم ہوئے
وایے ریکرو ۷ لسی اگر کسی ہوگی ۷ سکھ (سار) طاہر کرا
اسسٹو (بھاسو) ۷ ہے وہ ۷ رو کا جواب ۷ ہے کہ ناگو کسی کا نرخ ۷ ہے -

۸ ۶ گہرا ۲۲ رو ۷ سکھ ع ماوی ۲۲ روئے ع

۸ کمرای ۲۶ روئے سکھ ع ماوی ۲۶ روئے ع

۹ ہر ماہ کی سب سے زیادہ رقم (بیمار) ہر ماہ کی سب سے زیادہ رقم

ڈاکٹر حارثی لو ۷ کے ۷ ع ۵۲ ریکرس میں ۷ میں ۷ کے ۷ کے
ان سب سے زیادہ میں ۷ میں ۷

شری رنگ رائڈ سیکہ (گاکاٹھ) گورنمنٹ کے ریکرس کا رخ ملے کی اگر
روئے (۲) رکھا ۷ ع میں اس میں اور (۳) روئے ڈھانڈے گئے میں ارسال مسر
۷ ع ۷ معلوم کرنا چاہا ۷ میں نہ ۱۲ گورنمنٹ کو سامہ رخ ۷ میں بھان ۷ رہا ۷

ڈاکٹر حارثی ۷ ع رخ (۲) روئے ۷ اس سال (۳۴) روئے ۱۲ ۷

سری مالک ۷ ۷ ہاڑے ۷ سے ۷ ریکرس دے ۷ کیس کے سب چالو ۷

ڈاکٹر حارثی ۷ میں سب کے سب جانو ۷

۱۱۲ اربل میں ۷ میں ۷ کیسے ریکرس ۷

ڈاکٹر حارثی ۷ میں چھپا ہوں کہ اس سوال کا جواب ملے ۷ میں دنا ۷

شری رنگ رائڈ سیکہ ۱۱۲ اربل مسر کو معلوم ۷ ہے کہ ریکرس کا رخ
ڈھانڈے کی ۷ ۷ سے کہا ۷ اسے اسمبال میں کر دے ۷

ڈاکٹر حارثی ۷ وارل میں ۷ ال معلوم ۷ ہوا ۷ مانگ دراصل ۷

ڈھکی ہوئے ۷ میں ۷ اربل میں ۷ حہ ۷ میں نکال سکے ۷

شری گوہال ساسری ۷ (مدھول) کہا ارسال مسر کو معلوم ۷ ہے کہ ریکر
حالے وارل کہ کہا ۷ دے ہر وہ لگ ۷ میں میں مسر ۷ کہ کر ڈ ۷ میں ۷
کہے ۷

ڈاکٹر چارلڈی ۲ ہوس (Human nature) کی اس میں
 ۳ سی۔ اس دار س کے لازم سے تعلق نہ اب میں ہو سکی اس لیے میں سمجھتا
 ہوں کہ اسکے جواب کی ضرورت نہیں۔

شری ہگرواہ راڈ گاڑھے (اے ڈ) مرٹواڑہ کے لیے جو ڈیکریس دے گئے ہیں
 وہ ایک ہی جگہ ہیں اس لیے الگ الگ حکموں پر ۶

ڈاکٹر چارلڈی میں نے کہا ہے کہ مرٹواڑہ میں میں حکموں و ڈیکریس رکھے
 گئے ہیں۔

شری کے اس راڈ (دورکنہ) - ۱۲ ڈیکریس دی او حکم اراصاب
 کے لیے سبم اگرچہ کے لیے ڈرا ۱ دے چکے ہیں ۶

ڈاکٹر چارلڈی - ٹرا ۴ پر میں دے رہا ہوں۔

شری چندر سیکھر پٹیل (ضلوع) - مرٹواڑہ میں اس میں حکموں و ڈیکریس
 ہیں ۶

ڈاکٹر چارلڈی - راجپور، رچی اور ناندڑ میں ہیں

سوال کیا گیا - کیا کمیٹی کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس میں کیا کیا ہوگا؟

ڈاکٹر چارلڈی - اس میں معاوی ۱ عرص کے طور پر میں دے رہا ہوں اس لیے کہ وہ
 کام ہو رہا ہے اس لیے نولاس (No Profit & No Loss) کی اس (Basis) پر
 رہا ہے۔

شری اسی راڈ گواڑھے (برہمن) - رٹ (Rate) زیادہ ہونے کی وجہ سے
 جوئے ہوئے ۳ دن ویکٹوں کو استعمال میں نہیں کر سکتے کیا گورنمنٹ کے پاس اس کا کوئی
 بلان ہے جس سے چھوٹے کاسکار بھی کم کرانہ و ڈیکریس سے اسعادہ کر سکیں؟

ڈاکٹر چارلڈی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال اسی وقت حل ہو سکتا ہے جب کہ ۱۶
 ڈیکریس کے ۱۴ دفعوں میں ڈیکریس رکھے جائیں۔

شری رنگ راڈ دھیمکھ - کوئی کسکار اگر ڈیکریس لیا چاہئے تو گو سٹ کس
 صعد سے معاوی دیں گے؟

ڈاکٹر چارلڈی - ۶ صعد گورنمنٹ برداشت کریں گے اور ۱۴ صعد کسکار کو
 برداشت کرنا پڑے گا۔

شری بی نارائن راڈ (حضور آباد عام) - مدراس میں ڈیکریس کے رٹ (Rate)
 میں سے میں دے رہا ہوں کہ حضور آباد میں زیادہ لیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر چارلڈی - مجھے فیکرس (Figures) دیکھ کر متاثرہ کرنا پڑتا ہے۔

یوپیٹاٹن سوٹاٹریٹ (Co-operative Forestry Societies) کا نام (To m) کر کے کارپوریشن کو جو کامیاب ہوگا وہ بہت کم ہوگا تو یہ کہ سوڈیاں بھی ملتی ہیں جو بہت کم ہیں۔ اور اگر وہ بہت کم ہیں تو یہ کہ سوڈیاں بھی ملتی ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔
سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

سری کے اہل رسمہاراؤ (Lamula) کے لیے دی گئی ہیں وہ کم ہیں۔

की सरकारें सब नगरों को यह अधिकार देना चाहती हैं। हमारे वैयक्तिक अधिकारों में सम्मिलित और कानून द्वारा सुरक्षित अधिकारों की सुरक्षा करना है और किसी निगरानी पत्रों को नहीं। यह प्रकार सब तरह की सुरक्षा की जाती है।

میری کے ال وسما راؤ ما ولسمرے ن نس ملحدن کا دورہ کیا ہے ؟

Mr. Speaker: How does this question arise?

श्री शम्भुराव बागदेव नगर नगर टा व बिल्के बाब न पुछरहे ह तो यह प्रभु किया जा सक्ता ह

Mr. Speaker Let us proceed to the next question
Shri Ankuash Rao Venkat Rao

Veteran's Hospital Partur

*289 *Shri Ankush Rao Venkat Rao* Will the hon Minister for Rural Reconstruction be pleased to state —

(1) Whether there is any Veterinary Hospital in Partur talug of Parbhani district?

(2) If not whether there is any proposal before the Government in this regard?

مسٹر فاروڈ ری کٹر کس (امری دوی سنگھ جواں) مریضوں کو و
سب میں سے سب سے زیادہ وہاں کی دیکھ مال کے ہیں دوسرے
کا بے حد دل سے وری ٹیسر (Veterinary dispensaries)
کے لئے کام کیا گیا

میری ہجو بہ راز کا ڈھکے کا آگے سامنے کوئی اسی طور پر کہ ہر
 نعلین میں ایک دو جہانہ فایم کیا جائے ؟

میری دعویٰ ہو گی جو ان کی افعال ہم دونوں میں ورنہ نہ ہو رہی ہیں
ان میں سے میں مالہ ۱۔ دونوں میں ورنہ نہ ہو رہی ہیں
سالوں میں آمد ہو گیا ہو گا

شری اسی راڈ کو اے من لحاظ۔ مریز میں تسکیری اس سال عام ہوگی نا

سری دیو سنگھ جوہان میں نہ جی کہہ سکا
شری رنگ راڈ بسکھ جوئے ملے نام ہو رہے ہی کیا وہاں بھی ولہری
ہاسلس نام ہرے ولے ہی ؟

میری ذوی سبکدوشان جوئے تعلفہ معا کر ہی گرس (Jagir integration) کے میں ہی رہیں وڑجہاں وردی لمے رہیں ہں وہاں نام کے ہا رہے ہں

شری رنگ راؤ دشمکھ کاکہر میں ویری ہاسل میں نام ہوئے
لائے نا آئے مال

سری دوی سنگھ جوہاں (Question) کے سطح
ہر ملہ کے لئے ملا سکل ہے

سرمنی معصومہ کم (ولی ر) میں سے جہاں ویری ہاسل میں رہ رہے
ہے کتا وہاں کے نام کا اندم کا رہا ہے

شری دوی سنگھ جوہاں (پ) ویری ہاسل میں رہے
بولہی اسی کام میں سے کہ ویری (Veterinary Aid) میں
رہے

سری اجی راؤ گراے سپر میں جو ویری ہاسل میں رہا ہے تاکہ
حادر علاج کے لئے آئے ہیں (Laughter) ہیم
(Not answered) جواب نہیں دیا گیا

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri
Ankush Rao Venkat Rao

Epidemics in Partur Taluq

*290 Shri Ankush Rao Venkat Rao Will the hon
Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(1) Whether and if so, how many animals die of
epidemics in Partur taluq during the year 1951 52?

(2) Whether any help was given to the people in this
connection during that period?

شری - وی سنگھ چوہاں ملہ روڑ میں اکورسہ ۹۵ عک ہے
ڈیسرڈ (diseased) جانور اے بھی روٹ کے لحاظ سے جانور
موت ہو گئے دوہے درکا جواب ہے کہ جسے ہی وہاں روڑ سرے کی اطلاع
ملی سلو کے ویری اسٹاٹ وہاں گئے اور لہوں سے وہاں (۰۹) جانوروں کو ای
ڈیسر ماکلس (Anti disease inoculation) (۱۵)

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri
Waman Rao Deshmukh

Market Committees

*340 Shri Waman Rao Deshmukh Will the hon
Minister for Rural Reconstruction be pleased to state

(1) Whether the Representatives of Agriculturists in
the Market Committees are elected or nominated?

(2) Whether the President of Public Market Committee has recommended the names of such representatives?

میری دوی سنگھ جوہان (Name) میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے

میری دوی سنگھ جوہان میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے

میری دوی سنگھ جوہان میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے

میری دوی سنگھ جوہان میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے

میری دوی سنگھ جوہان میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے

میری دوی سنگھ جوہان میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے

Mr Speaker No arguments and no cross examination
 Merely a matter of information

میری دوی سنگھ جوہان میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے
 میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے میں نے ان کے ناموں کو نام کیا ہے

श्री रामनारायण वेणुगुप्त श्री माहिती देतो आहे मर्यादा साहेब

मिस्टर स्पीकर माहूम म हिंदी देण्याबाधी आवश्यकता म ही ते काम समधीत मर्यादे
 माहूम ते माहिती देतो

میں براہ لاٹھ طاعلم رکھوئے و سہی سے من ہر گر و من ہوئے ہیں
 کے باوجود وہی اہم ہے کہ وہ عوام کا حق رسا ۲۲ کانٹن کلئے منسک
 ونوسی (Affiliating University) ہے ان کانٹن کے ہزار
 ملائے چاہئے ہیں کہ ہمارے کالج کو حکومت کے حوالہ دے دیا جائے تاکہ وہ
 نہ ملے گا تو جس طرح ہے اس مسئلہ کی سمجھ کو اچھے ہر ہمارے رسا در
 امر دے ری حکومت کو لکھتے (Commitment) کہ ہے اس ر
 نہیں دینی و جاری کرنا ہے سکے مد میں و حاکمہ عاریت کی کافی ثابت ہے
 اور جو فوج میں ہیں کسی ایسے میں دیکھا ہے ۲۵ یو سے ۹۰ ع کو
 مسمنی ہو کر ہیں۔ مد عبا ۲۷ ہر ہا ہے جن میں ک معلوم ہے اس ونوسی
 کے بہت بڑے کوڈی یو (D P I) کے عہدے کی کونسی
 شدہ ہیں یہی مد عبا کے گدہ و س حاصل ہے و ب رجسٹر کے اساس میں
 ہمیں ملے کہ ملے کو محل لے رہے ہیں نہ اب ملے وائے ہے سکا ۲۸ ایک
 سیاسی ادارہ ہیں وہی کھا ہے نہ ہوں نے مرادی معاذ کی خاطر سکا ہو اسکا
 اندر ہوں ہوئے کہ الکس کے باہ میں بہت بڑی جو ہر صبح میدان میں ہوتی
 اسکا حری ۲۹ نہ ہا ۲۸ جامعہ عبا ۲۷ کے حوں آند منسل کو ہم دیکھا ہے
 ہیں سکے بعد نورس ۹۰ ع میں ولیم سی اے میں نواب علی اورنگ
 نے من صم کی یک عورتی ہیں اسکے علاو اسوب ۲۸ وہ الکس کی اراں
 کر رہے ہیں ہاری ۲۸ ر وچہ کن میں منول ہیں او میں ہے ہم اس مسئلہ
 سوچ رہے ہیں کہ کیسے ہے ۲۸ سا طے کا گیا ۲۸ (Agitation)
 امر دی ۲۸ ہے او امپاعی نہیں کمیشنر کسی (Citizen Committee) ہیں
 فار (loan) کی ہے عبا ۲۷ کے طاعلموں کی اب و س بھی اس مسئلہ پر
 ہی غور و حوص کر رہی ہیں اور اسکے منظر میں کہ اسٹی میں کا مسئلہ ہونے والا
 ہے رد منسلاب میں ۲۸ ہے ہوئے میں کہہ رہا کہ نری حیف جرح و ب
 عبا ۲۸ ونوسی نے و س حاصل ہے ہیں اسوب کے و سوں میں ایک وری جس
 ہے وے او اس مسئلہ کے ارے میں جو سہیں ہوئے اسوب ۲۸ ہے ۲۸ میں کے
 اعلان ہے ۲۸ ہا ۲۸ کہ راسی حکومت کے ہوئے ۲۸ کام کہا گیا اور اس ارے میں
 حاملہ نئی اکریکسو (Executive) ہے مسو کا گیا حصو اس زمانہ میں
 پاپور مسری کے حار مسریں ہے مکن عوام کی اطلاع کلئے ایک ہی اسسٹ
 (Statement) امار میں ہیں اور ۲۸ اس پر ونوسی ڈی کی صرف ایک
 حالہ ۲۸ میں آرمل ۲۸ مسریں ایک جواب دہ ۲۸ میں ۲۸ بوجھا ہوں کہ کم
 ذمہ داری نا غریبہ داری ہے ۲۸ سال ہے جو مسئلہ حل رہا تھا اسکو چا کر حل کر لیا
 گا؟ منطرح دہلی علیگز اور سائی نکس کو لگا گیا ہی طرح ب جامعہ عبا ۲۸ کو
 بھی لیا چاہئے ہیں نہ اب ہے ۲۸ اب معلوم ہو رہی ہے کہ اس ونوسی کا مسئلہ کا
 روگرام ہوگا اور کس طرح اسکو حلایا جائیگا اسکے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے

من لمسی میں گورنمنٹ آف پاکستان کے سکریٹری ہیں اور حیدرآباد کے منسٹر دار،
مسماں سکریٹری اھو کس سکریٹری اور موجودہ واس حاکم ہیں ۱۵ سسوس
(Institution) معمول میں ہے اور یہی معلوم کہ اس ملک
سسوس کے آئے میں اس عہدہ دارانہ طور عمل کو احساں کا کا موجودہ
اجماہرے کمی مروج ہی کونسلٹ (Consult) ہیں کا کا اور اس
نارے میں کوئی ایک ایک ہر کتنی لکھ سیرل گورنمنٹ کے مسورے ایک
کمی کتل دیکھی اور عہدے کا کارروائی کتنی ہے اندر سال ایک انگری
درجہ تعلیم رکھتی ہے ۵۰ عوام کے آگے اسی عہد میں رکھنا موم کے آئے کمی
اور آدم مسائل ہے گد ۴۴ سال سے جامعہ عہد میں اردو زبان کے درجہ تعلیم
ہوئی رہی ہے میں میں لکھ جب بولس ایکس کے عہد میں حواہر لال جہوہاں سے
اس وب جامعہ عہد کے واس حاکم علی اور حکم کے ایک کے موم و جود کے
اندر (Convocation Address) ڈیٹا ہا کے حوا میں اھوں سے
کہا ہا نہ حادہ عہدہ میں عہدہ درجہ تعلیم حوا حاکم سردار ولسہ ہاں
جب ہاں سے ہے مہا ہوں سے میں کہا ہا اور سری راجوہاں جاری جب حسب
گورنر جنرل ہاں سے ہے اھوں سے میں ہندوستان کو جامعہ عہدہ کا درجہ تعلیم رار
دینے کی اندکی میں جامعہ عہدہ میں اردو درجہ تعلیم ہے اور ہواہوں ملنا ایک ایسے
ڈیٹے آئے ہیں حاکم ہا میں کسی میں ہو مگر اسکی بدلی میں اسی عہدہ
کئی حاکم عہدہ ہونوسی ایک کارحاکم ہے ہاں سے خلیے والے گرا حوا میں صرف
ملار ہوں کے لیے میں کوا ہوں حاکم ہواہوں اور ڈیٹے لوگوں کے لڑکے و باہر
تعلیم حاصل کرنے کے لیے حاکم ہیں لکنی بدل کلاس کے لوگ اپنے لڑکوں کو
عہدہ ہونوسی میں میں ڈیٹے ہیں اگر اب حیدرآباد کی سول لٹ انہا کر دیکھیں
موجودہ ہوگا کا حیدرآباد کے سال ہے میں ہواہوں اس میں سے (۷۷) سے رادہ
عہدہ ہونوسی کے گرا حوا میں ہیں عہدہ ہونوسی کے اب ایک ۲ ہواہوں
گرا حوا میں کلتے ہیں لکنی حیدرآباد کی موجودہ مسری میں صرف (۷۷) سے رادہ
گرا حوا میں ہیں سیرل سکریٹریٹ میں کوئی حاکم اس میں (۱) گورنمنٹ
اس میں ان میں ۳ ۱۰ عہدہ ہونوسی کے گرا حوا میں ان (۷۷) ماکر
میں مکر اھوں سے اسی تعلیم دوسرے جامعہ میں ہاں ہے اس طرح اردو درجہ تعلیم
ہوئے ہے ایک تعلیم نامہ پروگرام میں حل رہی ہے۔

ہم دیکھے ہیں کہ بولس ایکس کے ہوی بعد سے ہاں کی ہر ہر سٹر میں کو
دندی حاکم لگی ہے ہر گرا حوا حاکم ملک تر اس کے کا ابراہ ہونگے۔ ہاں
خلیے میں سے اھو کس کم ہے اور حوا اھو کس ہے اسکا نسو میں نرالا ہے۔ کوئی
گرا حوا میں اب ہارے اھو کس ملش ایک بے طرح سے سوچ رہے ہیں۔ اس میں
اب ہے کہ عوام کو دھوکہ دیکر ایک عہدہ حوا حاکم رہی ہے جسکی ساری دہہ داری
ہاری اپور گورنمنٹ کے ان حوا مسٹریس رہے حوا جلی گورنمنٹ میں میں سیرک بھی

اور اج ہی ہیں انکو اس بات کا یہ چاہا لیکن انہوں نے اسکو اصرار نہیں لانا اس
 طریقہ سے غلط الدسیا پارک کر کے ملک میں بھی اکثرے کی ٹوں کی اسے
 میں سمجھا ہوں کہ اگر حکومت یہ ہمارے ارے میں کو حصہ کرے وہیں
 ہی یہ بوجھا اھے کہ کیا فصلہ ہمارے لئے مفید ہے یا نہیں اج ہم سب
 ہمارے عوام کے نمائندوں کی بہت سے جمع ہوئے ہیں اور یہ ملک کا نمائندہ
 اوان ہے ۔ میں سمجھا ہوں اگر کو کسی سبکی دھارے اور گوشت
 آف انڈیا سے پروت کرے اس صحیح طور پر نمائندگی کرتے ہوئے یہ بتائے
 کہ اس سے ملکوں کو فائدہ مہیا ہوا ہے وہیں حصہ کل لکھا ہے اس کی لائن اس
 وقت ہو سکتی ہے کہ آئندہ سال تک اس و اسی طریقہ سے رکھا ائے جس طرح
 کہ رادھا کرسن کی رپورٹ ہے میں ادوے ساہوکار پری وسڈ (Medium)
 سا اچھے علاقہ و موسمی سر کے حصہ اچھے اے کے سارے میں و نایع ہونگے
 انکو میں واضح کرنا چاہتا ہوں ۔ جس سے یہ اج کل انوا میں کسب لگا رہی ہیں
 ان سے یہ بھی واضح نہیں ہوا ان علاقہ و موسمی کے کون کون سے حصے اچھے ہمارے
 ہیں جنہیں لہا گا نا آڑیں او سانس کالز میں لئے ادکھے و موسمی کے ہی اسٹیشن
 ہیں جن میں جو ملک کے اسٹیشن ہیں انکے سب دو ہزار اکر میں ہے سانس کالز
 میں ہیں انکے علاقہ اور احاطہ میں اسٹیشن کالز میں ہے یہ لکھا ہے انکے
 علاقہ و میں میں بھی انکے ہی کا میں ملک (Constituent Colleges)
 میں حملہ ۱۹۵۱ کی موٹ دھن میں اور میں (Affiliated Colleges)
 میں ان پر ملک کا و یہاں ہوا ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے میں یہ
 بھی دکھاتا ہے کہ ان کا مایہ لکھا ہے او میں سر ۔ اس لئے لکھا میں
 مجھے چاہیہ کہ عام ہے اس کا کال سال ۱۹۵۸ ع میں لکھا تھا اور
 اس میں ۲ لاکھ روپے صرف ہوئے انکے مایہ دوسرے حملہ کالز پر دو کروڑ روپے
 خرچ ہوئے ہیں وی عازینوں او عام کے حملہ احراجات مرما کروڑ روپے ہوئے
 ہیں اس طرح حملہ کروڑ روپوں کی لاگت سے میں ہی حل رہی ہے انکے ساتھ
 ایک دارالترحمہ ہی ہے نہ سب علاقہ و موسمی کے اسٹیشن (Assets) میں
 الفاظ دیگر حشر آزاد کے اسٹیشن میں حشر آزاد کی ان نمائندہ جامعہ کو جس ہے کہ
 حشر آزاد کے ان اسٹیشن کو سر کے حوالہ یہ لئے کا فصلہ کرتے

حصہ دی غاد کی - طر مباحثہ کی گئی ہے و علہ زہری ہوئی ہے میں میں کوئی
سہ میں ہے عباہ و سوئی کا سہ کسی یک دکا میں ہے کہ پورے حد اد
کا سہ ہے کر ہندی و سوئی نے کی مور کووا لی سب (Implement)
کرنے میں سوئی و معلوم ہوہہ میں میں دی دیں میں لہ آاد ماس او
لکھوہہ میں سو سوئی میں ہندی کی میں - میں معلوم ہوا ہے کہ ار
رد میں سے ہندی کو جوب میں لا - ہہ میں کہہوگا کہ کر ہندی کو
جوب میں لائے کے لیے اس نام کر میں کو اسمال کر - ہے و امہ کے
اول ہندی کو سہال میں سکنا ہمارے ساسے دوکا ۳۰ سال کا عمر ہے
میں صرہ سے ہا ہوا ہے کہ ہندی کی دی راں ماسک (Scientific)
اور اعلیٰ علم کے ورور میں ہوگی دہ کر ن کی میں میں مور ہے
مدارس میں میں ہندی کے خلاف میں میں (Agitation) ہو ہا کر
ساوبہ دنا کے ہندی و سوئی نام کر کے ہ حال کا حالے کہ آمد
۰ سال میں ہندی ایک لاری و دہری رن میں حالے گی و کہہوگا کہ اس
کے لیے در دور میں میں الہہ حد اد میں ایک میں و سوئی ہے
ہ در نادوں کے مد ملک اگر محکر میں میں اگر ہ سوئی لے لی حالے و
ہ در ادوں کے لیے کوئی دوری سوئی ماب کے لیے ہ مقام میں او ہ ن کا
ساس اور ان کے میں ایک حارب دے سکے میں کوکہ ہدر اد میں اسکی یک
میں ہے اگر گورنمنٹ میں ادا کا معہ ہندی کو ناوا (Popular) مانا
نہا نو اسی برار سہا میں جسے ہارب دکنس سہا وعر میں ان کو جوب دعائی
ان کی الی حالت درپ کی جانی اور ہ ہر طرہ ہونا نا نہ ہو سکا نہا کہ عباہ
ہو سوئی میں اسکی ہار لل کلاس (Parallel Classes)
کھولے حالے اور وہاں اسکی بعام کا نظام کا اا - سا کہ دھلی و سوئی اور میں
کدی میں اس میں کا اطم کا گا ہے لیکن اس کے لیے اولوی سہری سہدیں
(Evolutionary Methods) ساز کیے گئے ہدر اد میں کراہ رہت لکس
ملسکے ہیں (اور - ہدر اد اس کے لیے سہور میں ہے) ہ ہو سکا ہا کہ ہال جلی
ہندی کے ہاں اسکولس کھولے حالے اور دو میں مال مد کالیں نام کرے حال - نہ
طرہ ہر ہونا

(Bell was given)

میں میں اسکر سے رکوہ (Request) کروگا کہ اسے اہم معاملہ
کے سلسلہ میں نام کو محدود ہ کر میں اس سے ملے کی اسکول کے عراہم مسئلوں
کا نام وٹ (Waste) کا ہے نہ ہدر ادوں کے ایک اہم چہرے
ہ ہڈائی اسکر اسکی ملے میں ملے ہوکا ہے اسر ٹمکس
(Discussion) کرے کی - وہ میں

شری ہنگوب راؤ گاڑھے نام و سٹ لرنے کارٹاؤف (Remark)
داگٹھے میں کہہ چکا کہ جاں اریل جس میں ام و سٹ کرتے ہیں

میری کے وی فارٹی رٹڈی ایلے گو حدرآد میں ایلے کو برقرار رکھے
کے لیے جامعہ عہدہ لولے لیا اسکا بواس سے ریل سٹوٹس (Regional
languages) برکلی را ار ٹا او عامی راں میں سرہی کٹڈی ۔
انگو ویرہ جو ۸۸ مس اادی کی راں میں اکر ہیں طرا ادا رٹا ایلے و ہیک ہ
موکا سا ۱۰ ۵۲ ع کے لیے جامعہ ۱۰ ۵۲ ب و ایلے ہا اوسکو دیکھیں و معلوم
ہوگا کہ گو سٹ کی جانب سے و رقم اسکو دینکی وہ ۶۰ لاکھ روپے ہیں او ایلے
عہدہ کے وٹس میں ویرہ سے جو رقم وصول ہوں وہ ۱۲ لاکھ ۲۰ ہزار روپے
بھی اس طرح لے لے لاکھ ۱۰ لاکھ روپے اوس کا موازہ ہا اوس میں صرف
ایک لاکھ ۵۰ ہزار روپے سرہی انکو اڈر کڑی ان میں رانوں کے لیے رکھے گئے
میں حالانکہ عوام کی راں میں لیکن ان کے لیے صرف ایک لاکھ او کچھ ہزار
روپے رکھے گئے ہیں گو اس طرح ان رانوں سے مولی مان کا سلوک کیا جا رہا ہے
وہ و ما میں ساو ۵۰ و بچلے ۳۰ سال کے عہدہ میں ان رانوں کے ساتھ ہونا رہا
ہے ۔ اردو ران کے ساتھ میں اس طرح ان کا حال ہوا تھا وہی حال اب بھی ہوگا ۔
میں جہی کم ؟؟ اردو ہندوادی ایلے ہ صرف حدرآد میں بلکہ ار رڈس
میں بھی ایلے کے صاحب ہوا اڈو میں ہوئے ہیں میں اس سلسلہ میں ایک
سب سے رادہ اہم وکی طرف و دلاؤگا وہ کہ ہمارا معلم ایلے طبع اس کی
وجہ سے برقرار ہوا اسکا او اس وقت جو ہزاروں طالب علم جامعہ عہدہ میں در
ہلم ہیں ان کا ڈیو مسئلہ میں رہگا و اس ایکس کے بعد ملک سرور میں کمیس
کا مقام بدل میں آا اوسکے چہ میں کی انگوچ (Language
انگریزی ہے اس طرح ایک انگریزی دان کو لا کر دٹا داگٹھے ہمارے ہوں
کی اڈری ران آئندہ پندرہ سال تک چہ ڈے سکے گی ۔ ڈروری جس کی جانب سے اس
سلسلہ میں ایک رولوس موو (Move) کیا جا رہا ہے ارل مسر
فرام حادر گھاٹ لے اٹکو س کا و اس رولوس کو ارسو رولوس
(Positive Resolution) نہیں ہیں وہ ہوکہ اسکے موو (Mover) ہیں
اس لیے جو چاہے کہہ سکے ہیں لیکن دیکھا ہے کہ ملک اوس (Public
opinion) کیا ہے ۔ جو لوگ ہاوس کے اندر ہیں اور وٹس گلوبی میں
نہیں ہیں اگر ان سب کا سکرٹ ہالٹ (Secret Ballot) ایلے وہ عہدہ
وٹس میں مسر کو دے دیے کی راے سکے عہدہ وٹس سبک اٹھ کرے ہیں
وہ ہزار ہا دلوں کے ہوں سے ہیں ایلے ہندو اڈ وٹ کو اس پر ودار کئے کا ہیں
ہے ۔ آخر میں اسد کرنا ہوں کہ ڈروری جس میں اس مسئلہ میں اس میں شری ہو کر سکے
شری راجہ رام ہر اسکرس حکومت دیکھے اس مسئلہ پر جو اوس نے
عہدہ وٹس کو اسے کنٹرول میں لیے کے لیے کیا ہے اور جو ان کے عوام کی سرہی

کے خلاف ہے؟ مے سے ملے میں ریل سروس کی نہ ایک اور سہری اسی قرار
داد کے الفاظ کی طرف سے دل لڑا ادا ہے

"That this Assembly is of the opinion that the decision of the Government of India to convert the Osmania University into a Central one with Hindi as medium of instruction with the view to develop Hindi as the national language in the South and thereby to unite the North to the South in language, when the consensus of public opinion is against it, is dictatorial and hasty. It will antagonise those for whose benefit it is being done, when this action is being taken much against their will, because

(a) the State has only one University which was built with the money of the people of the State costing more than four crores of rupees thus it will put them in financial difficulty if they wanted to have a University of the State,

(b) the growth of Hindi in the South can be assured by making it a compulsory subject in the Osmania University, it is not necessary for the Centre to take it much against the will of the people,

(c) while this anxiety that the University should be taken over by the Centre and making Hindi as Medium of instruction, is a clear indication, that the regional languages of the State will get a stepmotherly treatment, detrimental to their growth, and therefore, it calls upon the Government of India to abandon their ex parte decision'

و جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے اس خاوس کے آرٹیکل سروس میں وہی واجب ہے کہ
یہ نہ کوئی مقامی مسئلہ ہے اور نہ ہی کسی ایک صوبہ کا مسئلہ بلکہ یہ ساری ریاست کا
مسئلہ ہے اور ایک کوڑے لاکھ آدمی کا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ ریاست کے لیے اہم
ن گاہے اس لیے ریاست کے اس مسئلے سے اہم مسئلہ نہ رکھتے وہ اس کے تمام پہلوؤں
کو ملحوظ رکھنا چاہیے اب یہ حال ہے کہ کنگا گورنمنٹ اب ایڈمنسٹریشن کو دوسری چیز ہے کہ
وہ اس میں دوسری کو اس کے کنٹرول میں لے جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ دوسری ایک
ایسا دفعہ ضرور حد دے جس کی بنا پر وہ اس کی کسی نہ رکھو یہی اہمیت کی قرار
دیکر اس کے کنٹرول میں لے سکتی ہے مگر اس کو میں بھولتا ہوں چاہیے کہ اس دفعہ
میں ایسا ہی درجہ (Provision) ہے جس میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ کوئی
ایسا اقدام نہیں کیا جائے گا جس کی وجہ سے کسی ریاست کے عوام کے دل کہ جس پہنچ
ہو میں اس پر رادہ نہیں کرنا چاہتا۔ جیسا کہ ایک بار میں نے کہا ہے کہ اس
پارے میں سے رادہ ہاں نہیں، جیسا کہ مراد ڈاکٹر ایڈمنسٹریشن ہے، ان کی گفتگو کا

حوالہ دیا ہے وہ حب و راءے ہے جسے عوام نے دیکھا ہے کہ یہ
ہے کہ حکومت کو کوئی احساس ہے کہ وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
لئے والی عیسائی ہے اور یہ ہے کہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
حکومت میں اس کے سامنے ہے اور وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
تک اندازہ ہو سکتا ہے اور وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
کا کوئی حرام نہیں ہے اور وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
(Explanatory Note) کوئی اضافہ نہیں ہے اور وہ
کی عوامی حکومت کے سامنے ہے اور وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
ہے کہ یہ صرف ایک اندازہ ہے اور وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
ہاں کی حکومت کے سامنے ہے اور وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
حکومت اپنے اندر اس کی صلاحیت میں رکھتی ہے اور وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
کریکٹ حکمرانوں کو ہتھیاروں کی ایک بڑی راستہ ہے اس کے لئے ایک ہر کو
بول کر کے انہوں نے ان کے لئے (Intellectually) ذہن کا یہ
لگایا ہے حالانکہ دوری عوامی ہوتی ہے اس کے لئے لڑکر اس سے
برابر ہوں گے یہ ہے کہ ایک طرف گورنمنٹ کا اندازہ اور دوسری طرف ہمارے کامرس
گورنمنٹ دونوں میں کمی ہوتی ہے اس لئے کہ یہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
حکمرانوں کے اس سلسلہ میں اس کے الٹ کا اظہار ہے اس کے لئے وہ عوام کے سامنے ہے اور وہ
حدیث دن دن بڑھتی جا رہی ہے دن دن اس میں (Agitation) بڑھا
جا رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کے لئے روپیہ ڈالی جائے
تا کہ عوام کو معلوم ہوتا ہے کہ کیا کرنا چاہیے اور وہ اس کے سامنے ہے اور وہ
ہے دیکھئے مگر اس کی حکمت یہ ہے کہ اس میں کمی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے اس کے لئے
وہ ہے ایک وجہ ہے کہ حکومت کے عوامی دماغ کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کی زبان کو بند کر دینے میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کچھ نہیں ہوا اس کی حکمت یہ ہے کہ حکومت کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
احسان کو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
لا۔ مگر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کے لئے حکومت کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس طرح اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
پچھلے میں چار سال میں حکمرانوں کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ڈائریکشنل انگریز (Financial integration) کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ہے اور پچھلے چار سال میں حکومت کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
(Imperialism) - ڈکٹیشن (Dictatorship) اور دلی کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
ہے۔ کہیں حکمرانوں کے ایک گروہ میں لاکھ عوام کو دانا ڈالا جاتا ہے؟ کون ان پر

ڈالا ہے؟ کون اگلے جو حساب کا حرم میں کا جانا؟ کم گناہ ع م کی
بہرہ سبیل میں گئی ہے ورنہ وہی کام آگیا مکی می کے مطابق کی ماحور
اصل لڑکے کا۔ گا۔ یہ سب کچھ حکمت خدا کے در عہد دروں کے کم
ہاں کہ عمل کیا ہے کہ وہ کچھ کرنا ہو کہ ہمارے فعل لے کد؟ کہ
بہ؟ آہ۔ سائلوں حذر آاد کے ساتھ کہہ کیا ہے؟ حکمت خدا کے رہا باب
حذر آاد کے ساتھ ڈکسہ کون ہیں؟ سی وجہ سے میں خدا وسان کو دی ہر
کہوتکا ن بادیں کو حصار دی۔ رد سب میں کو مکی۔ ہادی نقطہ نظر سے میں
ہے تک ادھی ناب ہے۔ میرے لئے رخصت حذر دے ع م سے عی ہے
ہادر دے عوم کی رہے۔ لیکن حکومت خدا تو فعل نہ کرنا چاہے لیکن حذر آد
کے ن حالات رندس (Rights) کہ میں حکمت خدا عی روز سے حاصل
چاہی ہے

حکومت خدا کی طرف سے جو بھی دلائل پیش کیے گئے ہیں وہ ہیں کہ ہائر
خدا اور۔ وہی خدا کے لوگوں میں میں مامی و ہدی اعداد ہوتا ہے۔ یہ ملک ہے
لہذا کو رناد سے رناد عوم پہنچے گی میں میں سمجھا کہ ح ہندوستان کے اند
کو شخص ہیں اے۔ جو ہندوستان کی وحدت کا حامی ہے۔ جو سب ہر
ہندوستان کی وحدت کو مانے ہیں لیکن ساجی بی و سول کے اندری نظام ہا
سوال پیدا ہونا ہے جو ہر رناس کو حق ہے کہ وہ اپنے مادہ کی نگرانی کرے میں
وال جہاں میں ہے۔ ہم اس حق سے کون محروم کیے جاس؟ میں ہوس کی توجہ اس
ہے۔ لیجانا چاہا ہوں کہ اس نوپوری کو لئے کے سمجھے جو حال ہے وہ ہے کہ
ہندی کو اسر ہا سار دنا اے (میں اسکو نیشنل لنگوج (National language)
ہیں کہوتگا کہوتکہ نہ ہندوستان کے آدھے سے زیادہ حصوں میں ہے۔ بولی جاتی ہے او
نہ سمجھی۔ ہے)۔ کاسی ہوس نے نہ ملے کیا ہے کہ جاسا میں جلد ہوسنے
اسکو انگریزی کی جگہ دے دی جائے مگر جمع میں نہ جاسا اس کے سمجھے جہو ہے
ہادر آاد کے حق لوگوں نے پھلے کی ہوسال سے حکومت جلائی اور اراہ طور
ہراز سہی ہر ہر کے طور ہر اسی زبان کو رولنگ کلاس کی زبان کو میں اردو زبان کو
سارے۔ ہادر آاد کے تک کروڑ سر لاکھ عوام رہوس دنا انہوں نے اسے مطلب کی
حاضر نہ نالسی جاس کی اس نالسی کو عمل میں لائے کہلے نوپوری نام ککی اور
پھلے رہاے میں سکی تعلیمی حالت جو کچھ رہی ہے وہ میں جاسے ہیں۔ ایک
جہو سا جہو جو مادری زبان میں ایک طور ہر بول میں سکا نہا اسکو الف ب ب
سکھا اڑا۔ ہے وہ اردو کی جہو جہو کی زبانوں کے قابل ہوا میں جاکہ انگریزی
زبان اس ہر لادی گی اس طرح سے جھٹ ہاساس (साक्षात्) اسر لادی جاس
رہیں جسکا سمجہ نہ ہوا کہ حذر آاد کے لوگ اپنی مادری زبان کو بھول جکے۔ بھولے
کے معنی ہے میں کہ اس ہاسا (साक्षा) میں جو سائنسک (Scientific)
جہو میں۔ لہر ہر نہا اور جو ناول رہے وہ سب بھول جکے میں کم و گنا کہ حکومت

حدرآباد میں معلم کئے انک اور اسے نہیں کما۔ جس نے ہوا چاہا اس نے ہوا چاہا کہ ہندی معام کو فروغ دینے کے لئے۔ حدرآباد کی ویدوسی کو سہلے لئے کہو کہ حدرآباد کی حسابے سکس ورجیول ذکر اس ویدوسی کو مائے۔ ہر وہ۔ ۶۔ ۱۰۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵

[illegible]

گورنمنٹ میں ملی جائے گا۔ وہ ہزاری و موسیٰ اور ہندوستان میں جو دوسری نو ورساں ہیں وہ بھی ہزاری ہیں ان معاہدہ کو کسی طرح رکھا جائے گا۔ عہد و موسیٰ لے جا رہی ہے۔ یہ طرح مناسب ہے کہ سرل گورنمنٹ ایک وچار (Vichar) اپنے ماتے رکھے اور عوام ایک دوسرا وچار رکھیں۔ میں نے انہوں نے کے آرگومنٹس (Arguments) کو غور سے سنا اور اس سلسلہ میں یہ کہ وہ سالانہ (Professional Agitation) کا طریقہ لے کر کیا جا رہا ہے اور صرف ٹیمرز اسس کونسل لے جا رہا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی طریقہ نہیں ہے اور میں اس کا خیال ہے کہ اس طرح خلیے اردو کی وجہ سے رھل لنگوئس (Regional Languages) ہم ہو گئے ہیں اسی طرح اردو کی بجائے ہندی کو لاکر رھل لنگوئس کو سرس (suppress) کیا جا رہا ہے، جب تک کہ میں نے کہا ہے کہ اور وہم نے سنا ہے۔ بل لیکر میں نے غور سے یہ صرف مرکزی حکومت نے لکھ بھڑا ادا کی حکومت نے اسی میں اسی مالہ میں کا اعلان کیا ہے۔ صرف اعلان کیا لکھ اس پر عمل نہیں کر رہی ہے۔ اب جائے ہیں راجسٹری میں اور ہائی اسکول میں اس میں رھل لنگوئس کو اہمیت دے رکھی ہے لیکن اگر آپ کے رٹاؤ (Pratah) کے مطابق راجسٹری میں اس کے لیے بھی لٹا رھل لنگوئس کو استعمال لیا جائے وہ اب خود غور کر سکتے ہیں کہ لٹا لٹا ہوں گا یا نہ کرنا ہوگا۔ انکو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان تمام امور کو ماتے رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ سبھا کے رھل لنگوئس کو اس کے درمیان میں کرے گی کوئس کتا رہی ہے۔ میں نے انورسٹی کی خاطر اور میں نے اور اسکے سوا کوئی اور نہیں رھل لنگوئس کے غور میں کی نالسی صاف ہے۔ ہم کو ہم اس میں اس میں یہ کہہ کر کے لیے مارا ہوا ہے۔ ہمارے لای دو ہوں گا۔ میں اور کر رہا ہے۔ میں اس میں دکان دانا چاہتا ہوں کہ میں رور رھل لنگوئس کو معائنہ جسے کا اندیشہ ہوگا۔ اسکو میں سب ڈالا جاسکتا ہے۔ چاہے لٹا ہے ہم ہیں۔ میں نے رھل لنگوئس میں ہندی میں تمام میں دھماکی انکے لیے انگریزی میں درجہ علم رکھا جاسکتا لیکن درجہ ہندی میں (Hindi Medium) لایا جاسکتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ رھل لنگوئس کے غور میں ہی کوئی پائسی عائد نہیں کی جا رہی ہے کہ کوئی کالج نہ کھولا جائے۔ اسوب اگر رھل لنگوئس کے خلاف اصلاح میں ایک کچھول کر کالج میں علم ہوگا۔ وہ موسیٰ انہیں اہمیت پرے ہوگی۔ حالانکہ میں نے اے پرسیا میں واضح کر دیا ہے کہ اسے کالج کو اہمیت کرے۔ میں حکومت ہند کو لٹا میں صوبہ کا اصرار اس کا کوئی نہ لکھتا ہے۔ میں نے اس لحاظ سے رھل لنگوئس کے سلسلہ میں اسوب خواہ اس کا جا رہا ہے اس میں کوئی حمت نہیں ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آرمی میں ہندی کی مالہ میں کرے۔ کا کالجوں کے لحاظ سے وائے مول کرے ہیں۔ لیکن جب اسکے رچار کا سوال آتا ہے اور عمل میں لانے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس اصرار سے کہ ہندی زبان کو ہم کیا جا رہا ہے اسکی مخالفت کتا رہی ہے۔ اگر آپ واقعی ہندی کو شل لنگوئس

اچھے ہیں و ب کو فخر کرنا چاہئے کہ ہمارے دکھ کھائے عبا و وسوسہ میں
جلی رہا ہندی و درمہ معلوم سا اڑھائے ۴ ہیں کہ اب اسکی رائے صرف تو
لئے ہیں لیکن مادری رن کی اڑلکر اندرونی طور پر عکس کریں میں سکا ۴ مطلب
سمجھ ہوں کہ اب ہندی کو دل سے چلی جائے لیکن ۴ ب و ب سے میں ول سکتے
سائے یک مخصوصی جانبہ و و لڑ ہندی و عی حالے میں مگر میں ۴ بلاد چاہا
ہوں کہ اب کے ۴ ہر کارگرمیں ہوئے ہم نے کام میں (Constitution)
کے درمہ مول کرنا ہے ۴ ہندو سال کے عرصہ میں ہندی کو ۴ صرف ہزاروں اور کا میں
میں لکھ ۴ م بکوں میں عمل اور اب بنگوچ و و ہل لنگوچ بنا دیئے ہم
نے ۴ وعدہ کا ۴ میں کے درمہ سے لٹا ہے و سے و کر کے و و میں اور اگر
کوئی چھپ کر نا چلے طور پر اسکی ۴ لٹا کرے ب بھی ۴ پورا ہو کر رہے والا ہے
کا ۴ ب و ب نے ہندی کو لے سوچے سمجھے چارپائی راں میں لٹا ہے ۴ رہا ۴
عرصہ کہ ہندی کے درمہ و ہل بنگوچ میں کو میں کیا اڑھائے مادے دوسری
حیرتوں میں لے و ب میں کی و و اس میں اور میں میں دکھائی کا سوڑ ۴ دے کہ
حاصلے ۴ رآد میں آبادی کے ۴ طے اکھی و و یے و گرا ہے بھی سر
لے ۴ تو ہم نا کر سکتے ہیں عرصہ سمجھ نہ کا اسلئے کہ ظاہر ہے و و سی
و میں ۴ بکی صرف ۴ میں ۴ لٹکا حارر لٹکا اور و و و سی اب ب و ب
(Up to date) ہو چلے گی عرصہ میں سر کے عبا سے ۴ سمجھا کہ
و ہل بنگوچ میں کی و نا کہیں نوع میں رہنا غلط ہے گرا ب ۴ ہر د میں اسی
و و سی چاہیے میں ۴ میں سول لٹکو میں کی و کے موع ہوں و میں و ہما ہوں
کہ سرے عبا ۴ و و ی کو ایسے عبا کے لٹکا ۴ لٹکا ۴ لٹکا دے میں ۴
اب کوئی و و ی و و و سی ہاں فام ۴ کہ بے و و ہاری و و و ب نہ ہوا بھی ؟

میری وی ڈی دنسا ندے کہا ہم نے انکو دوسری و و و سی فام کر لیں
ہے اڑا ہے ؟

میری گوال رائا انکو لے و و و و و سی ہودم کر سکتے ہیں لیکن اگر و و
و و و سی کو میں لے لیے ہیں تو میں بھی لڑی صاحب ہیں ۴ اس میں ہاری کوئی
کمروزی میں ۴ کہتا کہ ہم ہاں کوئی دوسری و و و سی فام میں کسکتے کو
آرگومنٹ (Argument) میں ۴ اور میں اسے سامنے کہلے چاہیے ہوں
اسلئے جو دونوں اصحاب لے میں ۴ میں ہوتے ہیں ۴

میرے لائی دوسرے سوال ہوا کہ دوسری طرف و و و و و سی میں لٹا سکی
لیکن کا سہوس کی ۴ ۴ ۴ میں کو لٹکا کرے و معلوم ہوا کہ کوئی اس میں
چاہے و ۴ ہوسان کے کسی کو میں کوئی جو اسکو سول اسارنس کا سسوں
و و دے کا حق پارلیمان کو ہے پارلیمان میں ۴ و و و و و سی میں لٹکا ۴ ہاں میں
ان میں ہکے ہاں میں بھی ہیں اور ہاں میں بھی ظاہر ہے کہ اس مسئلہ و و و و و انکٹ

مسٹر اسپیکر - صاحبانِ محکم صحت کی جانب سے جو نوادہ لانا تھا وہاں سے وہ
(Move) کی کڑمی ہے -

Shri V. D. Deshpande : Sir, I am not amazed to hear before the House the professional speech by a professional man opposing the original resolution. I was expecting it, and very rightly I must congratulate that Member, on having made a good case out of a bad one.

In the first place, I would like to read before the House certain statements which have appeared in the Press on behalf of hon. the Chief Minister and other responsible Members of the Congress which will show beyond doubt what the position of the Treasury Benches is in this respect. I am referring to the issue of "Deccan Chronicle" dated the 8th June, 1952, which contains the following:—

"In a Press Conference the hon. Chief Minister said that even in its first communication, the Hyderabad Government headed by Shri M. K. Vellodi had informed the Government of India that while the people of Hyderabad were not opposed to the introduction of Hindi in the University, they were against the Centre taking control of the University. If in spite of the opposition of the people of Hyderabad, the Centre ultimately decided to take over the University, the State Government had to put forward certain alternatives, he said."

It must be quite clear from the statement which I have read just now, that the Hyderabad Government and the Treasury Benches themselves were opposed to the transfer of the Osmania University to the Centre.

It is all right for a professional—disgruntled and treacherous—to say like that. Those professionals can support any move: they can make white out of black and black out of white; they can change day into night and night into day. (*Applause from the Opposition Benches*). It is all right for those professionals to call others as 'Professional agitators.' But, we who have been fighting for the regional languages for the last dozen years will probably remember that he was then in the Bar pleading for the cause of *Shaukars, Zamindars and Jagirdars*. For us, this is a matter of vital importance. While speaking all these things in the House, I am speaking with a heavy heart, with disappointment, grief and anger in my mind for the proposed transfer of the University to the Centre. Thirteen years'

back a fatal incident happened in Hyderabad and the then Government, against the will of the students, opposed our demand for singing the National Anthem 'VANDE MATHERAM.' The whole student community then rose against the authorities and I would now warn the Treasury Benches that to-day also the whole people of Hyderabad will rise against them on this issue. (*Loud and Prolonged Cheers from the Opposition Benches*). Let them not think that by a simple majority they can carry out this proposition and hand over our University to the Centre. Let me also warn them that they are walking on live volcano which may break at any time. This is a very vital issue. Then the question will be: 'What will be the position of Hindi and what will be the position of regional languages?' It has been said that they want to strengthen the Hindi language. I for one have always stood for Hindi and have propagated that language. Hindi is, of course, inter-provincial language. But I would ask the hon. Member a plain question: Will you be prepared to turn your house into a Dharmasala? I will again ask the hon. Member: 'If tomorrow, somebody comes and says that he wants to occupy your house, will you be ready for that? He will be having some fatigue and you may like to give him some filip or help. But the point is, I will again repeat: 'Somebody wants to occupy your own house, Will you agree to that? I am only pleading before the House that the proposed transfer of the University to the Centre is something like taking away the very basis of our culture, the very basis of our languages here and the very basis of our education. I could not understand when the hon. Member said that we could stand for regional languages and at the same time agree to the transfer of the University to the Centre. The problem has to be decided and I am sure the issues are very clear to us. I must say that only the regional languages should be the medium of instruction for the Maharashtrians, Andhras and Kannadigas here. (*Cheers from the opposition Benches*). It is only the mother tongue which can properly fulfil the needs of the different peoples of Hyderabad State. It has been said that the question of 'Azad Hyderabad' is being raised. I do not understand why those things are again lingering in the minds of the hon. Member. I should like to make it very clear that it is not a question of 'Azad Hyderabad'; but, it is a question of 'Vishala Andhra'.—(*Loud cheers from the opposition Benches*). 'Samyukta Maharashtra' and 'Samyukta Karnataka.' The hon. Member

from Asifabad said that the Congress was not committed to Linguistic Provinces. I do not know since how long he has been in the Congress. If he can read the Nizamabad Resolution, it will be very clear to him that it is his Party that has demanded the disintegration of Hyderabad into three linguistic provinces. In view of that, does it stand to reason or does it appear sound to say that they were not committed to that?

As between the Centre and the States, what should be the relation. Everybody stands for the unity of India; everybody wants that India should be strengthened; but, at the same time, everybody feels that his own language, his own mother tongue, should get a fillip in order that he may be able to lay down the basis and principles of democracy in his own language. I would like to ask hon. Members of the House whether, by imposing upon the child the language which is not his mother tongue, it would be really possible to lay down the basis of democracy. Several Indian leaders including Dr. Rajendra Prasad have propagated that the mother tongue alone could be the basis of instruction.

When we plead that the medium of instruction should be the mother tongue of the child, people will come and say: 'You are opposed to Hindi.' Yes. We are opposed to Hindi as medium of instruction in the Hyderabad State. (*Cheers from opposition Benches*). About a Crore of Andhras, more than 1 a Crore of Maharashtrians, 17 lakhs of Kannadigas, 21 lakhs of Urdu-speaking people—every one of them do not like to have Hindi as their mother tongue. If this is very clear—as it should be—why should we plead that Hindi should be the mother tongue?

It is probably propagated that Hindi can be the mother tongue for those who are speaking Urdu. I very much like the minority community to realise that there is a game in this. Some hon. Members have expressed a feeling in the House that Hindi is an alternative to Urdu. If they think that by accepting Hindi they will be solving the problem of Urdu, I think, they are under a misapprehension. This is a very clever game to displace Urdu and I desire the minority community should realise it. The intention to see that Urdu has absolutely no place in the Hyderabad State is clearly visible and let me repeat my warning to the minority community. Just as we stand for Marathi, just as we stand for Telugu and just as we stand for Kannada, we stand also

for Urdu as a major language in the Hyderabad State. *(Cheers from the opposition Benches)* Do the protagonists of Hindi feel that if the University is transferred to the Central Government, there will be no place for Urdu in Vishala Andhra, Samyukta Maharashtra and Samyukta Karnataka. I would plead that the language which is the mother tongue of lakhs of people should ever remain, and instructions should be given to the children in that language alone. The whole game must be understood. There is no alternative left and the proposal must be abandoned. I vehemently protest in this House that if this issue is not solved properly, let me warn the Treasury Benches that their attempt to sway the Members of the House by 'professional considerations' is not going to help to afford a real solution to the problem.

It has been said and I have heard that the Maharashtrian Members and Kannadiga Members of the House are being told: 'Any way, Hyderabad is going to be the capital of Vishala Andhra and so the Osmania University will be going over to the Vishala Andhra. Neither the Maharashtrians nor the Kannadigas will have it. If so, what is the use of protesting against the proposed transfer of the University to the Centre?' This is a very nice act of 'professionalism'. This appeal to the Members of the House that because the Osmania University will go to Andhras—no matter if it goes to Centre—Is it not the same British policy of 'Divide and Rule'? I will earnestly appeal to the hon. Members of the House: Beware of this 'Divide and Rule Policy'. Beware also of the resolution that has come before the House. Somehow, the keys of the Treasury have been given to the Centre and in this resolution we are now requesting them: "Please give us subsistence allowance. Please do this; Please do that."

Our Treasury Benches, having submitted and yielded the peoples' cause to the Centre, now want to have an eyewash by saying that administrative efficiency should be seen and that encouragement should be given to regional languages. We are sorry to find this expression here. Those who are the people of the State and those who, by right, can claim the Osmania University as theirs have to appeal to the Centre: "Please give encouragement to the regional languages." That is the expression we find in that resolution. Can submission go beyond this?

While we raise this point, we never say that we do not stand for Unity of India. We do stand for the Unity of India—Unity of India as a family of different cultures and States and different languages. But we want to be distinctly understood that thereby we are not prepared to have, or to accept, Hindi as medium. I again repeat that word which smacks of Hindi imperialism. Attempt was made in Czarist Russia of the old to have Russian language for all the people of Russia residing in different states and speaking different languages. This Hindi Imperialism is nothing less than that. This Hindi Imperialism over all other languages is meant primarily to prepare the ground for the domination of the peoples of the North over those of the South; it was also to prepare the ground whereby in the South the principles of democracy cannot grow; it is a move to crush the peoples' movement which is going on in the South. All these considerations should be taken into account. This is only a link in the whole of a chain which is being very cleverly manœuvred and I will request the House to understand the implications of this.

The issues are very clear. The first issue is which is going to be the language of instruction? I stoutly say, it is the mother tongue that should be the medium of instruction. The second point is what is going to be the relation between Centre and the State. The relation should be not of Imperialism from the Centre, but of composite parts of a family co-operating with each other for the unity of the family as a whole. If this is accepted, I cannot understand how the Centre can demand control over the only University we have got. It is said that we should start a Government University. Why not charity begin at home. Why has it been thrown against us that we should start another University? No doubt, we could be hospitable—we could have given some palaces of the Nizam and many palatial buildings which our Ministers feel uneasy to live in (*Laughter*) to the Centre to start a fresh University.

I call this move nothing short of a betrayal of the people of Hyderabad (*Cheers*). The hon. the Chief Minister said in his Press Conference that if a resolution came at a proper time, he would like to support it and that he would like to consider it. The resolution which has been placed before the House was worded in such a way as to satisfy that desire. Let members of the House be allowed to vote on this

issue without a whip. I wrote a letter to the hon. the Chief Minister to the effect that, we were not going to make it an issue for the fall of the Ministry and that there should be free voting. I am sorry that opportunity has not been given. If a secret ballot is taken on this issue, most of the House, 95 per cent, will vote with us. Is the hon. the Chief Minister ready for this challenge? Will a free vote be taken? That will decide—whether the professionals are right or we are right.

Shri Ramrao Balkrishanrao Deshpande (Pathri): Mr. Speaker, Sir, though a very few speeches regarding the transfer of the Osmania University to the Centre have been made, yet, I think, much more has been said and much more which ought not to have been said, has also been said in these few speeches. Till now, I was under the impression that hon. Members of the Opposition were in the habit of opposing only those measures which were put forth by the Government of Hyderabad or the Treasury Benches or by hon. Members on this side. But from what has happened during the course of two or three speeches on that side, I have come to the conclusion that they have made it not only a habit but a custom to oppose whatever has been placed before them and today when there is a move from the Centre that the Osmania University should be transferred, there also they made themselves bold enough to attack the policy of the Central Government. One hon. Member of the Opposition Benches went even to the extent of saying that though there is nothing unconstitutional in the policy of the Central Government relating to the transfer of the Osmania University to the Delhi Government, there are certain provisos to the Section in the Constitution opposing the policy. I wish to thank him in that he has admitted to the extent of saying that at least there is some constitutionality or constitutional act in the Policy of the Central Government.

Mr. Speaker, Sir, to the hon. Members of the Opposition it may be a very important question as one of the hon. Members happened to say, but if seen from a different angle of vision, to others this question does not seem to be so very important. Sometimes, it is said that by the transfer of the Osmania University to the Centre, there will be great interference with the provincial autonomy and that entirely there will be the killing of the three regional languages; but so far as my individual opinion goes I feel by this transfer there is no danger of either. I am quite sure that the Central Government in this respect has got some higher motive in doing this,

Some times it is said that the State Government has not been consulted at all. What I mean to say is, is it incumbent or obligatory on the part of the Central Government to consult the State Government? That is my straight question to those who abuse the Central Government for the transfer of the Osmania University. Taking into consideration the present position of the University and the history of the University for the last 30 years, the Centre thought that this is the opportune time to take over the University. Why should there be such strong opposition in that direction? Then some people raised the question of the regional languages. My answer to them is that, adequate arrangements can be made in that direction. It is not necessary that the Osmania University alone should be retained for this purpose. One of the hon. Members of the Opposition just now made a direct attack on one of the hon. Members on this side that he was a professional critic, and that he was always accustomed to making white into black and black into white. I would not hesitate in saying that there are some hon. Members in the Opposition who are always in the habit of turning blue into red and red into blue. It is no use simply criticising others. If you go to the bottom of the whole thing, you will understand that the Central Government has got some higher motive in doing this. Well, I would refer to one thing viz. Police Action. At that time I wish to ask whether there was any gentleman who could say what right had the Central Government to interfere in the affairs of Hyderabad State? At that time they used to say that the Centre was making so much delay in taking drastic action against the atrocious regime of the Razakar movement. At that time we were very eager that something should be done.

Shri V. D. Deshpande: Is it the same Government now functioning as at that time—Razakar Government?

Shri R. B. Deshpande: Please do not interrupt.

At that time there was no question of these regional languages. Now a great question arises with regard to the Osmania University. How is it possible, if you say, that Telugu should be made the regional language, how is it possible, if you say, that Urdu should be made the regional language, and so on? After going into all the details of the matter, the Central Government thought it wise to have a definite policy about this matter and came to the conclusion

that until and unless the Osmania University is taken over by the Centre all these difficulties and the maladministration and mismanagement, which have crept into the very heart of the Osmania University, will not disappear. Mr. Speaker, Sir, I say that if really this situation is not altered, there is no chance at all for any higher education in our State. If this isolationist policy is followed for a very long time, I am sure that the condition of the Osmania University in particular and the condition of the education in general will entirely deteriorate.

Shri V. D. Deshpande: Who is the Chancellor of the University? Is it not the hon. the Chief Minister?

Mr. Speaker: No interruptions, please.

Shri R. B. Deshpande: When I hear some of the remarks of the hon. Members of the Opposition, I am simply surprised. When one hon. Member said that the Osmania University should be continued with Urdu only as the medium of instruction, I thought he has forgotten himself, and I wonder if he really belongs to the Education Department as he happens to say.

Shri V. D. Deshpande: Nobody has said that.

Shri R. B. Deshpande: You have said that.

Shri V. D. Deshpande: No, no.

Shri R. B. Deshpande: When he said that he was perhaps thinking that he was living in the old days and perhaps he was dreaming of the olden days of Urdu. Not only that another hon. Member of the Opposition said that if the Government would not take into consideration the proposed transfer of the Osmania University to the centre and if the Government did not change their view, they would soon have to face re-election. Let me bring to their notice that we who have got the ideology of Gandhi in our heart would never be afraid of such a threat. He may say there will be re-election. Not only that, even if there is another Police Action in that connection, we shall be never afraid of it. We shall be prepared to face it. Sometimes, a remark has been passed in this respect and it was said that irresponsible talk was going on in respect of the transfer.

In the end I would like to bring to the notice of the hon Members of the House that this is only a reconstitution of the Osmania University and we have to carefully go through the resolutions brought before the House by the hon Members of the Opposition and in hon Member on this side of the House the word reconstitution is a very important one. They are not going to take away the whole Osmania University. As one of my hon Colleagues happened to say they are going to keep the Osmania University here only and one of the hon Members of the Opposition happened to say that the Central Government was thinking of taking under its control all the buildings of the Osmania University. Do you think that the Central Government is so poor as not to be in a position to invest any money on the construction of buildings? So all such talks about the transfer of the Osmania University are mere show and camouflage. Therefore I would like to request the hon Members of this side and also the hon Members of the Opposition to give full and unanimous support to the resolution placed by Shri Ekbote and pass it.

شری اسی رائے کو اے جی نے مسجھا جا کہ م ر اس نو وری رولوں کے
معلق حوالے اس کے سامنے آئے اے مولایں اہلے حاصلے اے لہا گیا کہ
پروسیل اسی سرس (Professional Agrilions) کوٹے نارٹ
اکوا کسلاب (Explot) کرے کے لے رولوں لا رہے ہیں اور
ک آریمل سرے کہا کہ اپور کی اے ب (Pabul) ہی نہ ہوگی ہے
او اکا نہ کم ہوگا ہے میں اے ٹیوٹا نا آب ہی ڈم (Custom) اے
ہوگا ہے اے ب ہوگی ہے نہ ہوگا ہے اپور کی طرف سے آئے اور کہا جائے
اسکو مول اے کرنی نو وری سے معلق روری جس کی اے ب سے حوالہ ہی
کہا گیا اے اشارت میں اے پراب ریدی صاحب ملکوی صاحب اور آجکے
(Mayor) کا مان آنا ہے ان تمام لوگوں کے نو وری نو س کے حوالے
کرے اے اہلے کا ہے کیا اے بھی انورس کے لوگ ہیں اے بھی علوم ہے میں
کئی لوگوں سے مل چکا ہوں خود آریمل سرس اور آریمل سرس سے مل چکا ہوں
ہوں اے ہی اسی کا اظہار کرے ہوئے کم ٹہم سر کے لئے کرے پر مجھوں

حیف مسٹر (شری بی رام کس رائے) اے غلط ہے

شری اسی رائے کو اے اول آر ل سرس اے لسا میں ہیں حوالہ کر دے
اشارت میں حوالہ دے ان میں وہ ہی صاحب میں ہیں اے رنا ہادی صاحب اور
ملکوٹے صاحب نے اپنے حوالے دے ہیں وہ اشارت میں آئے ہیں

(Laughter) سری ایکسپریس کوئی ہوسکا ہے کہ آج کے یہی مصور کا ہو

Shri V D Deshpande Beware Beware!

Shri S Pratap Reddy (Wanaparthy) Mr Speaker Sir
I submit that I have not been influenced by anybody

سری اسی راڈ گوالے میرے جواب دے سے جیلے بل میرے خود جواب
دنا ہے اے راد کہنے کی ضرورت ہیں ہے جان ۴ سوال ہے کہ یووسی سر کے
حوالہ کرنے کے متعلق ایک بل میرے کہا کہ حیدر آباد کی یووسی اگر سر کے
حوالہ کردگی تو اس سے مصلحت کیا ہو؟ کیا سر کی یووسی ہوو و حیدر آباد کی
ہیں کہانی؟ ہاں میں مانتا ہوں مگر یہی طرح ہی ۴ دوسرا ہوں نہ گریٹر راد
کی ایک یووسی ہے و سر کو اس سے کیا مصلحت ہو رہا ہے؟ وہ حیدر آباد کی اس
یووسی کے متعلق نہ کہوں ہیں سمجھی کہ و حیدر آباد میں ہوو کا ہوا سٹر ہی کی
ہے کوئی ۴ حیدر آباد گورنمنٹ کی ہو و دلی گورنمنٹ اسکو اپنی کوئی ہیں سمجھی
تھکہ ۴ خواہش کی جا رہی ہے کہ دلی کی سر کو ہی حیدر آباد اسی سمجھی؟ کہا گیا
کہ نہ کوئی بطری ہے مگر عورت کہنے کہ ۴ کوئی بطری اب کی ہے نا جاری

ایک آرٹیکل میرے رد حیدر آباد کے میرے سے متعلق کہا ہے مجھے ان
الفاظ کو سن کر افسوس ہوا ہے اور افسوس کے ساتھ کہا رہا ہے کہ ان لوگوں نے
جسوں نے آزاد حیدر آباد کا بھر لگانا اچھے صدراعظم دیکھ کو و آف فائیم رکھی
ہیں انکو بکلیے کی کوسس ہیں کرنے اور اس طرح کی کسی سر کے متعلق جو ملک
ماد سے متعلق رکھی ہے کچھ کہا جائے و نہ کہا جانا ہے کہ ہر اوپر
(Provincialism) ہے کوئی بطری ہے نا راد حیدر آباد کا بھر ہے ۴ راد
حیدر آباد کا بھر ہیں ہے بلکہ اسے بھوں کے مسئلہ کا سوال ہے کا ہی برس
(Constitution) کی دفعہ (۲۲) میں نیشنل لنگویج (National language)
کے متعلق کہا گیا ہے کہ

"The official language of the Union shall be Hindi in
Devanagari script"

ابھی ایک آرٹیکل میرے کہا کہ نیشنل لنگویج کو ری دنا چاہیے ہم کب
نہ کہیں ہیں کہ نری ۴ دہائے؟ آج اسی ما روہاسا (महाराष्ट्र) کو کٹ
کر ایشنل لنگویج (Official language) لا چاہیے ہیں انکی
غور کرنے کی بات ۴ ہے کہ اس طرح ایک جموں بھہ حوالی مان کا دودہ سا ہے
جسے بند ہوا اور بندوبست رہا ہے اسی طرح سے جو بھہ اسی ما روہاسا میں تعلیم
حاصل کرنا ہے و ابھی اچھی طرح سے تعلیم حاصل کر سکتا ہے لیکن جان اسی ما روہاسا
کا کلا گھوسے کی کوسس اس طرح کی جارہی ہے ۴ جا کہ ایک بھہ اسی مان کا دودہ

نکرنے والے و سب رہتا ہے تو سب کے ساتھ ہی ان کے ساتھ لے جایا کرتے
رہتا ہو۔ یہ مانو جاتا ہے کہ ساتھ ہی ملوث کیا جا رہا ہے ہم نے اسے
وزیٹوس میں صرف ہی کہا ہے اب ہندی سکول کو روک دیا جائے گا وہ سکول
اس میں غرض میں ہے انکو کمپسری (Compulsory) کر دیا جائے گا وہ سکول
اعراض میں ہے لیکن ہندی کو ہی دینے کے لیے ایک ایسی سوچ ہی کوہ بھی دے دی
کے لیے ہمیں یہ کرنا پڑے گا کہ روک دیا جائے گا۔ حاکم نے دے دی ہے اس کو گورنمنٹ نے لیا
جائی ہے۔ جہاں ہمارے جو بچے تعلیم لے رہے ہیں ان کے لیے اس طرح سے آمد
سیکولر کا سا ہوگا کہ ہر روس کے لیے شعبہ سسرو (Reserve) کرنے
ہے سکے او و پروپورشنل سس (Proportional seats) ہو گئے۔ جب
ہمارے جسے وہ سب ہی ترک ہوئے کے لیے حاصل کیے جاتے ہیں اس سے کہا ہے کہ نہ ب
سب میں ہے۔ اس سے ہمارے جوں کا توں جانا ہوتا ہے اس وقت ہم اعراس میں وہیں
کر سکتے ہیں کہ تو سب سسر کے ساتھ ہی ہوئی اور ہر ہزاروں کے لئے کہ کو
جہاں اگر تعلیم پائے گا ہی رہنا نہ ہو معلوم ہے کہ نہ ۹۰ سے ۹۵ تک
جہاں کی سسٹم سکول اردو بھی و اردو ہی میں تعلیم دینے کی ٹوس کی گئی جسے
رہل لنگوئس بھی انکو سڈم آف (Medium of instruction) ترک کر
کے طور پر رہیں رکھا گیا۔ رھل لنگوئس کے بارے میں اس زمانے میں جوڑی جب
کوس کی گئی تھی جوڑی جب کے لحاظ رہا ہوئے ہیں۔

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آج وہی اصل جہاں بھی کہا جا رہا ہے۔ اگر دونوں
لنگوئس کو نام رکھ جائے تو نا ہاری ڈیموکری (Democracy)
جس میں کسی ایک کو کہہ دیتے ہیں اس کی تک راسر جاتا (राष्ट्रवाद) ہے
جس میں وہ نہ سب لوگ میں راسر جاتا میں ہا کام کرتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ
آجکے دن میں ریونگ (Reasoning) ہے وہ نہ ایک آرٹل سپر
لے کہا کہ جب سے لوگوں کے دماغ میں ہے کہ کچھ دن کے بعد حکم ہے کہ
حیدرآباد کا ٹیس سکرٹس ہو جائے اور یہ کہ نہ آدھرا والوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔
لیکن ہمیں اس طرح سے سوچنا ہے کہ کیا ہمیں دیکھا ہے کہ آج اس
و دسی کو حکومت ہند کے حوالہ کیا جائے تو اس سے فائدہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔
مجھے آرٹل جب سسر اور رری میں سے ہے کہا ہے کہ آج خود ہے چاہیے ہیں
کہ اسکو دہلی کے حوالہ کیا جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ کا
یہ کام ہے کہ وہ ہی دہلی سے حکم آئے اسکو لے لے لکھ آہو چاہیے کہ آپ
اسے ملک کے فائدہ و جوں کی سہولت کے لیے جہاں لڑیں جائے یہ حکم دلی گورنمنٹ
کا ہو گا کہ اس اور گورنمنٹ کا اگر آپ اس کو کہیں وہ میں دلا ہوا ہے کہ اس میں
بھی آپ کا ساتھ دینے کے لیے بنا رہی لیکن تاہم اس کے آج یہ وہ سب لے رہے ہیں کہ
یہ نہ نہ ناک کی ہلک بر دسی کو دہلی کے حوالہ لے کر کے خلاف ہے جس
معلوم اس کو کہ کیا جا رہا ہے ۹ او ٹوی وہہ میں معلوم ہوں کہ دہلی گورنمنٹ نے
ایسا پہلہ کیوں کیا ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ ہاوس کی بہاری دیکھا چاہیے

ہیں و احاطہ دے اور دیکھے کہ مسئلہ کس کے موافق ہونا ہے میں نہ میں سے
عرض کروں گا آج ہمارے حورولوسس نس ہوئے ہیں مسئلہ ان ہی کے موافق ہوگا

امری - رہجے ہ عرض کرا ہے کہ اس وورسی کا مسئلہ کیا ہوگا ؟ نا اس
و و سس میں جو فی - رن ہیں انکو سامنے رکھ کر دیکھا جائے - تاکہ میرے
اک دوسرے حوالہ سے ہی احقر وکیل ہیں کہا کسی ہی مقدمہ میں جائے اس میں
کیا سس ہونا چاہیے ہی امی وکالت کرنے ہیں لیکن ہاں بھی ہ کہا ہے کہ
ہ وکالت کا وال میں لکھ لکھ ملک کا معاملہ ہے

شری لکشمی کوٹلا اب بھی اسی کا کری (Category) کے ہیں -

شری وی ڈی دنساہلے - لیکن حائر وکالت کر رہے ہیں -

میری اسی رائے کو اسے آکر علوم ہے کہ جس وقت سے ہ خبر میں آئی ہے
میں لوگ اسکی مخالفت کر رہے ہیں میں اسکی مخالفت میں کہیں کہیں ہوگا لیکن نہ
دیکھے کہ راہہ لوگوں کی رائے کیا ہے اور ان لوگوں کی بھی رائے لئے ہو کہ
اسکو - س (Educationists) کہلاتے ہیں آپ انکی اسٹیمینٹس
(Statements) دیکھے اسکی بعد اسی رائے دے - کہو کہ اب امی
بار کی وکالت کرنے ہیں اور میں اسی بار کی وکالت کرتا ہوں اسلئے ہمارے لوگوں
اور گوا صاحب ہ اسسٹ دیکھے - بھی ہ کہا ہے کہ ہمارے گورنمنٹ کو چاہیے کہ
جان کی ملک کی رائے عامہ کو دیکھے اور اگر ملک اسکی حالت ہے و صرف دہلی ہے
سند () آنے کی وجہ سے اسکو جس مان لیا چاہیے کہو کہ
و موبی کا لہ ایک اہم مسئلہ ہے او ہمارے حق کی تعلیم کا سوال ہے - اسلئے
آب صرف سہل گورنمنٹ کو حوں کرنے کے لئے ہوسورسی کو انکی حوالہ نہ کریں بلکہ
اسے معاد کے لئے لڑیں میں اب سے ہروز اسل کرتا ہوں کہ اب میں مسئلہ کو اس طریقہ
سے دہلی گورنمنٹ کے ماتر رہیں او میں اصل میں ہوسورسی کو دہلی کے حوالہ
لئے کے لئے ہولوس (Resolution) میں کیا ہے وہ اسکو واپس لی

Shri B Ramakrishna Rao Mr Speaker, Sir, I did not wish to intervene in this Debate at this stage, but after hearing the speeches of the hon Members who expressed their views on the Resolutions, I thought it better to intervene at this moment I heard all the speeches which were full of passion, full of acrimonious attacks, full of bitterness of feeling and several other accusations that should not have found a place in discussion on Resolutions of this character These Resolutions deal with the subject of the transfer of the Osmania University to the control of the Central Government They are an expression

of different feelings and different views. I expected hon. Members who spoke on this Resolution to be dispassionate, completely composed in their views, and balanced in the expression of their judgment. I am sorry to say that the hon. Members did not respond to this expectation of mine. That is exactly why I was compelled to intervene in the Debate at this stage. Otherwise, I should have reserved my remarks after all the hon. Members had their full say in the matter. I am quite prepared to admit that it is an important matter on which different hon. Members of the House may have their own views, and I am quite sure that all their views deserve to be heard, whatever be the consequences. It is only with the expectation that a statement and an exposition of the matter from me will facilitate better discussion, and more balanced expression of opinion, that I am intervening at this stage. I would briefly like to explain to the House the background of this proposal:

I am sure, all the hon. Members of this House are aware of the history of the Osmania University and its working for the last 80 years. It has been said by the hon. Members of the other side that they are disappointed to find a lot of Members on this side of the House who had also many complaints against the Osmania University and had to their credit a consistent fight for the cause of the regional languages and for other things, now arrayed in the opposite camp. I agree with many of those things that have been said. But, what was done in the past and what is it that is being done now? So much has been said about the suppression of regional languages. I will come to that subject later on. But I would like to express before the House in very clear terms the exact object of the Government of India in making this proposal for the transfer of control of the Osmania University. I found, behind the back of the discussion that was going on, a doubt as to the *bona fides* or to the motive that prompted the Government of India to make this proposal. What is the object? The object is not to deprive the Government or the people of Hyderabad of any legitimate advantage which they on have from the University. What is it that the Central Government has proposed? There were three alternatives proposed for taking over the Osmania University. I can concede that as the proposal came up before the people of Hyderabad, rather suddenly, it has given rise to certain legitimate misgivings. But, I must say that the Government of Hyderabad have not

sprung a surprise on the people of Hyderabad with regard to this. The Government of India had under consideration the question of re-organisation of the Osmania University since two years. It was two years ago when the Government of India asked the then Vice-Chancellor to make certain proposals regarding the re-organisation of the Osmania University. For some time, those proposals were being considered by the Government of India themselves and it was in October 1951 that the Government of India considered those proposals and accepted in principal a Resolution in the Cabinet, approving the proposal that the Osmania University might be taken under their control. The object was to constitute it into a University with Hindi as the principal medium of instruction. What are the considerations that prompted the Government of India? It has been said and admitted by several hon. Members that Hindi has been accepted by the Constitution of India as the official language for the whole of India, and everybody knows 15 years' time has been prescribed within which the official language of India would become almost the national language. It is in that direction that every state is making its efforts. The Government of India thought naturally that there should be a University in Southern India which would cater to the needs of the people of the South, and which would enable them in the space of the coming ten or 15 years to attain that proficiency in Hindi which they ought to attain if they want to take their proper place in the future set-up of India. If anyone wants to appear at the Federal Public Service Commission Examination or any other All-India Competitive Examination, it is bound to happen in the next few years that he should have a very good acquaintance with Hindi. It is quite true that in the other Universities this experiment of having Hindi as the medium of instruction has not been tried except at the Saugar University. The other Universities are still contemplating as to what has to be done with regard to the medium of instruction in the Universities. It is also true that the University Commission has put forward two suggestions in this regard. The first suggestion is that Hindi might ultimately become the medium of instruction in the Universities, or secondly and preferably, the medium of instruction should be the regional languages of the respective regions. It has not yet been decided as to which of the two suggestions—regional language of the region or Hindi—should be the medium of instruction at the University stage. No general decision has been taken with regard to this question.

But the object of the Government of India in selecting the Osmania University as an institution which should be declared a Central Institution and in which Hindi medium should be principally introduced was this: they found that in the Osmania University they had an institution where the medium of instruction was already one of the Indian languages namely Urdu though it was later converted into what is called *Hindu than* Hindustani as the medium of instruction in the Osmania University now. The Central Government naturally thought that the change over from Hindustani to Hindi was the easiest as it would not involve so many difficulties—the kind of difficulties that are to be encountered in converting any other University into a Hindi medium University. It was purely a question of convenience and facility with which the institution could be converted into a Hindi University. There is no other motive. There is no *Mala Fides*.

Hon. Members have criticised and some of them have even indulged in harsh language—absolutely undeserved absolutely unfounded—attacking the objective and motives of the Central Government and attacking also the motives of the Hyderabad Government. We have been criticised as having sold the birth right of the people for a mess of pottage. It has even been said that there has been a *Secret Deal* between the Hyderabad Government and the Indian Government. I would ask the hon. Members of the Opposition to ponder over their language and to ponder also over their motive in using such harsh language. What *Secret Deal* could there be I ask between the Hyderabad Government and the Government of India? The Government of Hyderabad is part and parcel of the *Great Republic of India* which we have all striven to create. (*Cheers*)

What is the disgrace on the part of the people of Hyderabad and the Government of Hyderabad I ask. Suppose their University becomes a Central Institution? If you are raised to the status of a Central University with all the privileges appertaining to a Central University what is the disgrace I repeat on the part of the Hyderabad people?

As I shall point out, there is absolutely no question of suppression of regional languages at the bottom. My hon. friend the leader of the Opposition of the P. D. I. Party has let the cat out of the bag when he and others on

that side, expressed the views on this question. The motive with which these attacks are made or the *bona fides* of the Central Government is being suspected, is political. They have let the cat out of the bag in their attacks. The matter has to be looked at not from any political angle, not from what is going to happen to Vishal Andhra, Bruhan Maharashtra or Samyukta Karnataka. It is not from that point of view. The question of Vishal Andhra, Bruhan Maharashtra and Samyukta Karnataka is entirely irrelevant for the purpose of considering the present question. They will come in at their own time and if they do come—they are going to come and I do not deny that—that will be a different issue for consideration then, but why is it that they want to link that up with the proposed transfer of the University?

Let me ask my hon friends certain plain questions. What are the educational facilities that they have got under the present Constitution of the Osmania University? It is not yet given to the Centre. It is in some way connected with the Hyderabad Government. But what is the constitution of the University? The University is not governed by the Hyderabad Government, not by my friend, hon. Shri Phoolchand Gandhi, the Minister for Education. It is an autonomous body. It has got an independent constitution. It has got its University Council, Senate, Academic Council.

Shri V. D. Deshpande: (An interruption)

Shri B. Ramakrishna Rao: I did not interrupt my hon. friend when he spoke and I expect the same courtesy from him. I do not want to be interrupted.

Shri V. D. Deshpande: The hon. Chief Minister has put certain plain questions for us.

Shri B. Ramakrishna Rao: I never asked of my hon. friend. They were not meant for being answered.

I was just putting this plainly before the House. What is the power the Hyderabad Government or this August Assembly can exercise over the Osmania University? Nothing either in the administration of the University or nothing on the academic councils; and nothing in other matters relating to administration. The Senate and other academic councils

carry on their administration under an autonomous constitution, with its own charter, with its statutes and with its ordinances. What is it that the Government can do? What is it that I, in my official capacity, am expected to do? As the Chief Minister and Chancellor of the University, what are the powers that I enjoy under the present Constitution of the University and what are those powers that you are afraid that in future your Chief Minister will lose?

Under the present constitution, when I happen to be the Chief Minister, the only power that I enjoy is to send back, in case of disagreement, any resolution of the University Council for their re-consideration. That is all the power that I have got as Chief Minister and as Ex-Officio Chancellor. Then, what power does the Government exercise in financial matters, except that it nominates the Treasurer. Beyond these two powers and a third power, namely, that the University Budget after being passed by the University Council comes for formal sanction—absolutely for formal sanction of the Government,—that are enjoyed by the Government, the University is entirely free and autonomous in its administration. Since when, I want to know, have my hon. friends become so enamoured and developed such love for the Government that they want to preserve the powers of the Government over the Osmania University?

Now I come to the powers enjoyed by the Legislative Assembly over the University. Absolutely none in the administration. The Legislative Assembly can refuse to vote the amount for the expenditure on University if it likes at the time of the Budget. That is all that it can do; otherwise and in all other respects, the Assembly has no other powers over the University. Then what is it for which my hon. friends want to agitate and why should they feel sorry if it was being taken by the Centre? What is it that prompts my hon. and learned friends to come and oppose this proposal?

It has been said that we are acting in treachery to the people of Hyderabad. I am proud of the treachery I am accused of having played. If this can be termed treachery, I am proud of it. I do not want to deny that charge. But I wish the House to understand that it is not an act of treachery. It is an act of commonsense, pure and simple. It is an act purely undertaken in the interests of the Unity

of India, in the interests of the cultural and educational expansion not only of Hyderabad but also of India.

What is the proposal that was made by the Government of India and agreed to by the Government of Hyderabad. The proposal is very simple. I will just read that communication, to dispel the doubts and suspicions engendered by a section of the people of Hyderabad against me and my Government. What is it that we have agreed to? What the Government of India want is this:

The Centre may take over the University College of Arts and Sciences in the campus and the University offices, the Department of Translation and Publication, the University Press and the Nizamia Observatory. All the other colleges and institutions of the University, professional, degree, colleges and intermediate colleges, may pass over to the management of the Government of Hyderabad while being academically affiliated to the University. The saving to the Government of Hyderabad under this is approximately 18 lakhs and the income to the Government of Hyderabad under this decision will be about 6½ lakhs. This is all that the Government of Hyderabad has agreed under the transfer of control to the Government of India. The professional colleges, the Degree Colleges, the Intermediate colleges that are existing and the power to create more colleges in Districts in the different regions, if possible, with the various regional languages as media of instruction, are entirely reserved. That has not been lost. It is one of the conditions that has been prescribed by the Government of Hyderabad that the Osmania University even after its reconstitution as a Central University will continue to affiliate not only all the existing colleges in which the medium of instruction varies—in some it is English, in some it may be other languages—but all the future colleges that may come up—both private and Government—should continue to be affiliated to the University, irrespective of their media of instruction. The Osmania University after its re-constitution will no doubt have Hindi as its principal medium of instruction but that change-over to Hindi, as I have said and as has been told by the mover of the fourth resolution, is not going to be sudden. Who says that Hindi is immediately capable of being introduced as the medium of instruction for M. A. or B. A. or B. Sc. and other senior classes? None. Do you imagine that the Government of India or the Government of Hyderabad are not aware of the

academic difficulties in the way, the practical difficulties that are facing them? Do you believe that the Government would agree to immediately change over to Hindi and create difficulties for the present students?

It has been represented by the Government of Hyderabad that it has considered it necessary to stress the following considerations which must be kept in view in any scheme of implementation of this proposal. I am reading this from the letter written by the Government of Hyderabad, and I think it is necessary for me to take the House into confidence.

(a) The existing educational facilities in the State should not in any way be curtailed or reduced which means that the University must continue affiliation to existing colleges and the Government of Hyderabad should also provide for affiliation of such institutions that may be established in future.

(b) Local students should continue to be given preferential right as regards admission to University colleges, especially Honours and Post Graduate courses.

(c) Details of the rights and privileges of the staff of the University have to be worked out, with due regard to their privileges under the Hyderabad Civil Services Regulation.

(d) As the University will be situated in the State, the appointment of the Vice-Chancellor of the University may be made in consultation with the State Government.

(e) In view of the large capital investment by the Hyderabad Government over the University and having regard to the need for the Hyderabad Government to undertake immediately suitable expansion of the Intermediate, Degree and Professional Colleges, which would be transferred to them, the Government of India should make a suitable capital grant, the details of which may be worked out by a Committee and finally agreed to by the two Governments.

These are the five points on which the Government of Hyderabad have laid stress and they are the subject matter of enquiry by the Committee appointed by consultation with the Government of India.

What else do the hon. Members want? Do they want to bargain with the Central Government? Do they want to evaluate the cost of the buildings—the cost of the buildings that have been raised, as if the Central Government

is going to take the buildings to Delhi and get compensation for that? Do they understand the meaning of the word 'compensation'? I ask the hon. Members. The question of compensation comes only when the property is being taken away by somebody—by the Centre or anybody. There is no question of transfer of any property here. It is the question of the transfer of control of a part of the institutions which are now under the University. That is all that is being proposed, and what are the objections to it? The objections raised are mostly based on certain misapprehensions.

Much has been made of the question of the regional languages. What is the position of the regional languages in the State? The regional languages did not enjoy any position in the educational system of the State, though on paper they were supposed to be the media of instruction at the primary stage, till recently. It was with the greatest difficulty that many of the hon. Members on this side of the House—perhaps a few on the other side also may have joined in it—took up the question and it was with the efforts of many of the members of this House—I am proud to say—that the regional languages could find some place in the system of education in the Hyderabad State. It is after this Government came into power that we made the regional languages the media of instruction up to the high-school stage. We claim that credit, and we claim greater love for the regional languages than ever has been exhibited by the other side. I would like to ask the Opposition, since when they have developed such love for the regional languages? I challenge them to prove that they are greater lovers of the regional languages than Members of this side of the House. After making the regional languages the media of instruction at the High School stage, what has happened? There is a standstill. It is not possible at the present moment to introduce regional languages as the media of instruction at the collegiate stage. Why has not the Andhra University done it? Why has not the Maharashtra University of Poona done it? What has happened to the several Universities in other parts of India? They are not less patriotic, they do not bear less love for regional languages than the hon. Members of the opposite side. Why have they not introduced the regional languages as media of instruction at the collegiate stage? The same thing is here in the Osmania University. It is not possible, because they have not developed the languages. There are no text books.

There is no sufficient scientific vocabulary in order to introduce them (the regional languages) as the media of instruction at the higher stage. Owing to these practical difficulties, inspite of their love for regional languages, the other Universities in India have not been able to introduce the regional languages as the media of instruction. That is the difficulty in the case of the Osmania University also. There is another great difficulty which the Osmania University faces. The Andhra University is a regional University. It is more easy and more convenient for the Andhra University to have Telugu as the medium of instruction, but it is not so easy for the Osmania University. The Osmania University happens to be situated in a region which has three languages as regional languages. The fourth, and another language, urdu, which used to be the medium of instruction has now been converted into Hindi. And what is the present character? Article 4 of the present Charter, under which the Osmania University is now functioning, says:—

“The chief characteristic of the University will be that instruction will be imparted in all branches of learning through the medium of Hindustani written in Devanagari script.”

There is an asterisk and down below the following explanation is given:

“The goal is to adopt the federal language as the medium of instruction.”

This happens to be the clause in the present Constitution of the Osmania University, while a study of the English language will be compulsory in examinations leading to the Bachelor's degree in arts and sciences. I would like to ask how such a change-over is going to suppress the regional languages? Is the transfer to the Centre going to make any change in the medium of instruction at the primary stage, at the secondary stage, or at the higher stage? Is it the proposal of the Government of India that the medium of instruction in the Higher Stages should be abolished and should be changed over to Hindi? Absolutely not. There is, therefore, no sense in saying that the transfer is meant for suppression of regional languages. Absolutely not, and there is no ground to say so. At best, what can be said is, supposing, later on there is disintegration of the State and Hyderabad City, which is placed in Andhra B, will then

join Vishala Andhra, and if this City then becomes the capital of the new Andhra State, then it may be possible for us to have, in this University, Telugu as medium of instruction. It is that distant prospect which is lurking at the back of the minds of the hon. Members of the opposite side.

Shri V. D. Deshpande: It may be distant to you.

Shri B. Ramakrishna Rao: I wish it were very near. It is that distant prospect which is lurking in the mind of my hon. friends when they say that it is to sabotage this thing. My hon. friend, the leader of the P. D. F. very clearly said that it is in order to suppress the people's movement for Vishala-Andhra, Samyukta Karnataka etc. that the University is being taken over by the Centre. I am quoting his words. Well, if this is the doubt that is lurking at the back of my friend's minds, I say it is not a doubt which can be taken into consideration. Well, there may be disintegration, and if Hyderabad City joins Vishala-Andhra and becomes part of it and becomes the headquarters, there is time enough and the people of the region will certainly ask for what they desire. What is it now that he wants to be done? The Government of India feels that as it is, the Omania University is the fittest institution to be taken over as a Central Institution and be conducted with Hindi as the medium of instruction. It has been very clearly said—and I repeat the assurance of the Government of India—that the transference to Hindi medium will be gradual. It can never be immediate. Even in Hindi there are not sufficient text-books and sufficient terminology and sufficient material so that the medium of instruction at the higher stages may continue to be English. The medium of instruction in most of the colleges which will be under the Government of Hyderabad and even in the University Colleges of Arts and Sciences which will be taken over by the Government of India, for many subjects will continue to be English, because that is the only suitable language through which expression in scientific subjects is easy, at least today, till the development of the other regional languages reaches that stage. So, any change of the medium of instruction will be gradual. It has also been assured by the Government of India that so far as the facilities of the local students are concerned, all the facilities that they now enjoy will be preserved in tact, and when we say that the medium of instruction in the University Colleges will be Hindi, it will be only a sort of nucleus not only for Hyder-

abad Students, but for students coming from the South or even for those from the North. Those who want to learn through Hindi might join the University College of Arts, or University College of Science, or the University Medical College. The Law College, the Engineering College and the rest of the Colleges will all be under the Hyderabad Government with English or, if it is possible, the regional languages, as the media of instruction. In spite of that they will continue to be affiliated to the Central University. What is it we are losing, I wish to ask. We are going to gain in the status which the University enjoys. We are going to gain in importance, because the Osmania University will become a University managed by the Government of India with all the privileges that are attached to the other Central Universities. It is to that that we have agreed. If we have done a treachery to the country, I confess to that treachery. If I have not done treachery—as I do believe that it is not an act of treachery—it is an act done in the common interest and the cultural unity of the country. I think the hon. Members of this House would agree with me that I am no less a Mulki than the hon. Members of the opposition; am no less a Mulki than the hon. members of the opposition; I have always espoused the cause of Mulkiyas whether in my public career as a non-official or as an official. I claim that privilege.

I resent the absolutely undeserved harshness of the language which was used against me or against the Government. We have done our best in considering the interests of the country in educational matters, and so far as safe-guards and certain other things are concerned, we have got the categorical assurances of the Prime Minister of India. I have his assurance, not only his personal assurance by word of mouth but his assurance on paper, that he is prepared to support the case of the regional languages even in the Osmania University after its reconstitution. Chairs for regional languages will not only continue to remain but a positive attempt will be made to encourage these languages. After all what encouragement are we going to give to the regional languages in the present context, taking it for granted that the University is not transferred to the Centre, excepting that at the appropriate moment we are going to introduce the regional languages as the medium of instruction? There is no other encouragement that the Government of Hyderabad or this august Assembly, impaioned

than ever, can give; and that encouragement the Government of India is amply prepared to give.

So far as the Academic Bodies and the administrative bodies are concerned they are all elected. They are elected by the Fellows, they are elected by the Graduates, they are elected by the teaching bodies, by the Deans. Who are they? They are people of Hyderabad. These people are not going to descend from Delhi or Heaven. It may be that the Vice-Chancellor may come.

Shri V. D. Deshpande: You are accustomed to it.

Shri B. Ramakrishna Rao: Not only we, but everyone should be accustomed. The hon. Members have taken oath by the Constitution, and they must get accustomed to it, and get accustomed to the custom. If they are not in a mood to get accustomed, I can repeat the word 'treachery' which has been used against me.

Shri V. D. Deshpande: You accept Councillors.

(Interruptions from Treasury Benches).

Mr Speaker: No interruptions please.

Shri B. Ramakrishna Rao: Mr Speaker, Sir, I may require another 15 minutes, because I have got to explain other matters of interest in this connection and I must satisfy the whole House that it is not merely an act of treachery; it is not only the motive of the Hyderabad Government but I must say it is the motive of the Government of India that is being attacked, and being exhibited as *malafides*. I, therefore, request you, Sir, to give me some more time, and after my explanation, I am sure my hon. friends in the opposition will withdraw their resolutions on the subject.

(Cries of 'no, no' from opposition Benches).

Shri V. D. Deshpande. Mr. Speaker, Sir, the time-limit should apply to all.

Mr. Speaker. It is not applicable to the Ministers and the Leader of the House.

Shri V. D. Deshpande: If the hon. the Chief Minister promises that he will give another day, we have no objection.

Shri B. Ramakrishna Rao: On my part, I have no objection to give another day.

Shri Annajirao Gavane : Mr. Speaker, Sir, Yesterday it was represented to the Chair that the time required for the debate should be more and so the session should be started from 9 a.m. but a ruling was given that the time will not be extended and that the session will be only from 2 p.m. to 6-30 p.m. and so we should follow the ruling given yesterday.

Shri Gopalrao Ekbote: That can be discussed after the hon. the Chief Minister's speech is over.

Shri V. D. Deshpande. Mr. Speaker, Sir, can the ruling given by the Deputy Speaker yesterday that the Session will not be extended after 6-30 p.m. be ignored?

Mr. Speaker: Was there a ruling like that?

Shri V. D. Deshpande: Yes

Mr. Speaker : Then, we shall adjourn till 2 p.m. tomorrow.

The House then adjourned till two of the clock on Thursday, the 10th July, 1952.

